معاشرتی عُلوم

ضلع لاہور

تیسری جماعت کے لیے

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ - لاہور

درخت ہماری شان ہیں
پاکستان کی آن ہیں

جُملہ حقوق بحق پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفُوظ ہیں

تیار کردہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

بطورِ سول ٹیکسٹ بک برائے مدارس ضلع لاہور

نظرثانی شُدہ قومی ریویو کمیٹی وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان

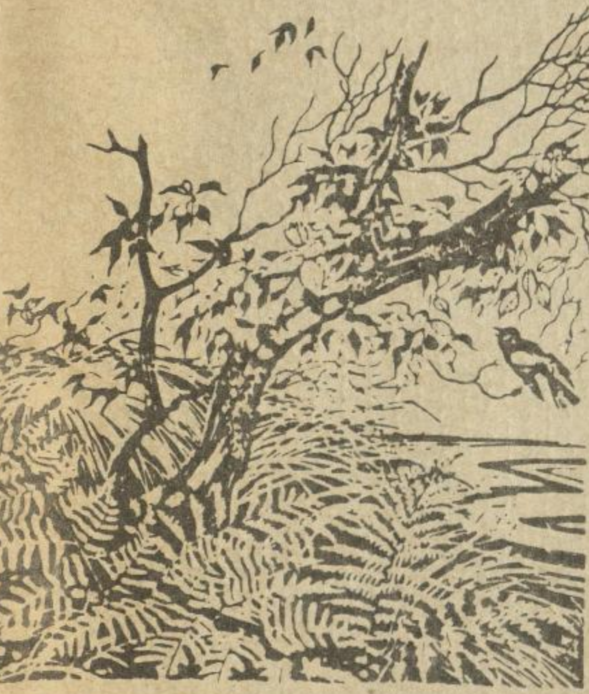

مُصنّفین :

- پروفیسر ڈاکٹر مس مریم کے۔ الٰہی
- ڈاکٹر مس فیروزہ یاسمین
- صاحبزادہ عبدُالرّسول
- مسز نُزہت منصُور
- مقبُول انور داوُدی
- علی شبّر کاظمی
- بشیر الدّین ملک

مُدیر :

- بشیر الدّین ملک

نگران :

- حفصہ جاوید
- سبط حسن
- شاہ نواز

- آرٹ ورک : اسلم کھوکھر
- خطاط : منیر احمد انیس

ناشر : شیخ غلام حسین اینڈ سنز اُردو بازار، لاہور

پرنٹر : بونس پرنٹرز دربار مارکیٹ لاہور

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

میرا نام ________ ہے۔

میں تیسری جماعت میں ہوں۔

یہ میری مُعاشرتی عُلُوم کی کِتاب ہے۔

نمبر شمار	عُنوان	صفحہ
1	ہمارا وطن	2
2	ہمارا ضِلع (حدُود اربعہ، سطح، دریا)	5
3	تاریخ ضِلع لاہور	8
4	مَوسم اور آب و ہوا	11
5	لوگ	15
6	مَردُم شماری	17
7	پیشے	19
8	آب پاشی	25
9	ہمارے دَرخت	28
10	ہماری فصلیں	31
11	پالتُو جانور	37
12	کارخانے اور دستکاریاں	40
13	ذرائع آمدورفت	45
14	خبریں پُہنچانے کے وَسائل	50
15	ضِلعے کا انتظام	55
16	رفاہی ادارے	59
17	حضرت آدم علیہ السّلام	64
18	حضرت ابراہیم علیہ السّلام	66
19	حضرت عیسیٰ علیہ السّلام	70
20	ہمارے پیارے نبی حضرت مُحمّد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم	72
21	ہمارے ضلعے کی اہم شخصیت	75

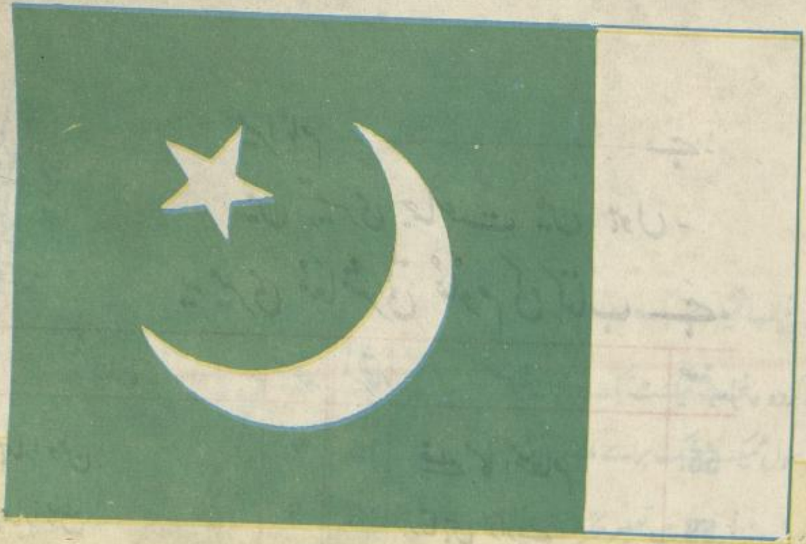

ہمارا وَطن

پاکستان ہمارا وطن ہے۔ یہ 14 اگست 1947ء کو بنا۔ اِس کے بانی قائدِ اعظم مُحمّد علی جناحؒ تھے۔ ہم نے اِسے بڑی کوششوں کے بعد حاصل کیا ہے، یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اپنی جانیں بھی قُربان کیں۔

پاکِستان کو حاصل کرنے کا مَقصد یہ تھا کہ ہم ایک آزاد علاقے میں رہیں۔ ہم پُوری آزادی کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رَسُول حضرت مُحمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بتائے ہُوئے اصُولوں پر زندگی گزار سکیں۔

ہمارا قومی پرچم ہمیں اپنی جان سے بھی پیارا ہے۔ اِس میں دو رنگ ہیں، سبز اور سفید۔ سبز رنگ یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہاں بسنے والے زیادہ لوگ مُسلمان ہیں۔ سفید رنگ کا مَطلب ہے کہ یہاں دُوسرے مذہبوں کے لوگ بھی پُوری آزادی کے ساتھ رہتے ہیں۔ سبز حِصّے پر چاند ستارا ہماری عظیم روایات اور روشن مُستقبل کو ظاہر کرتا ہے۔

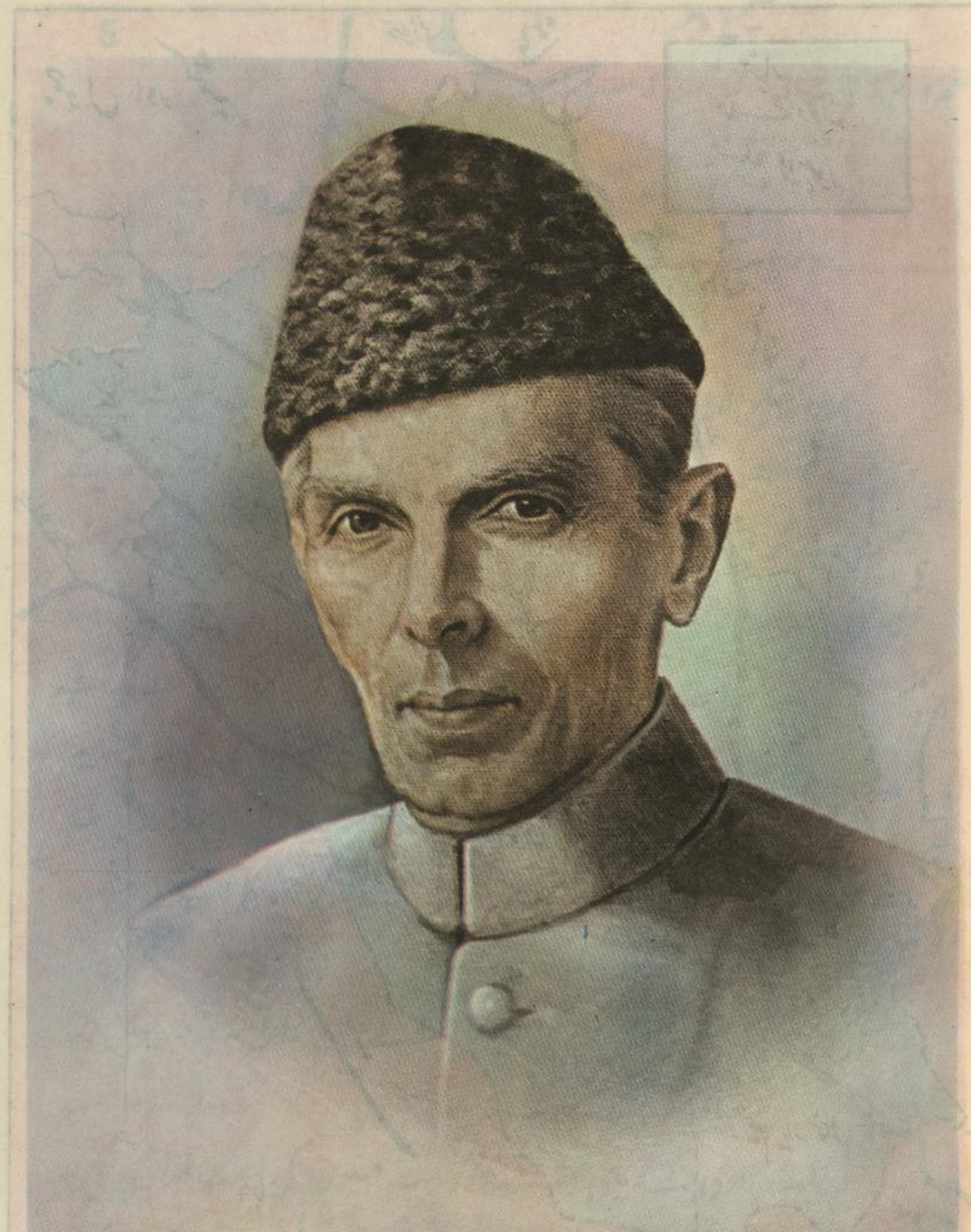

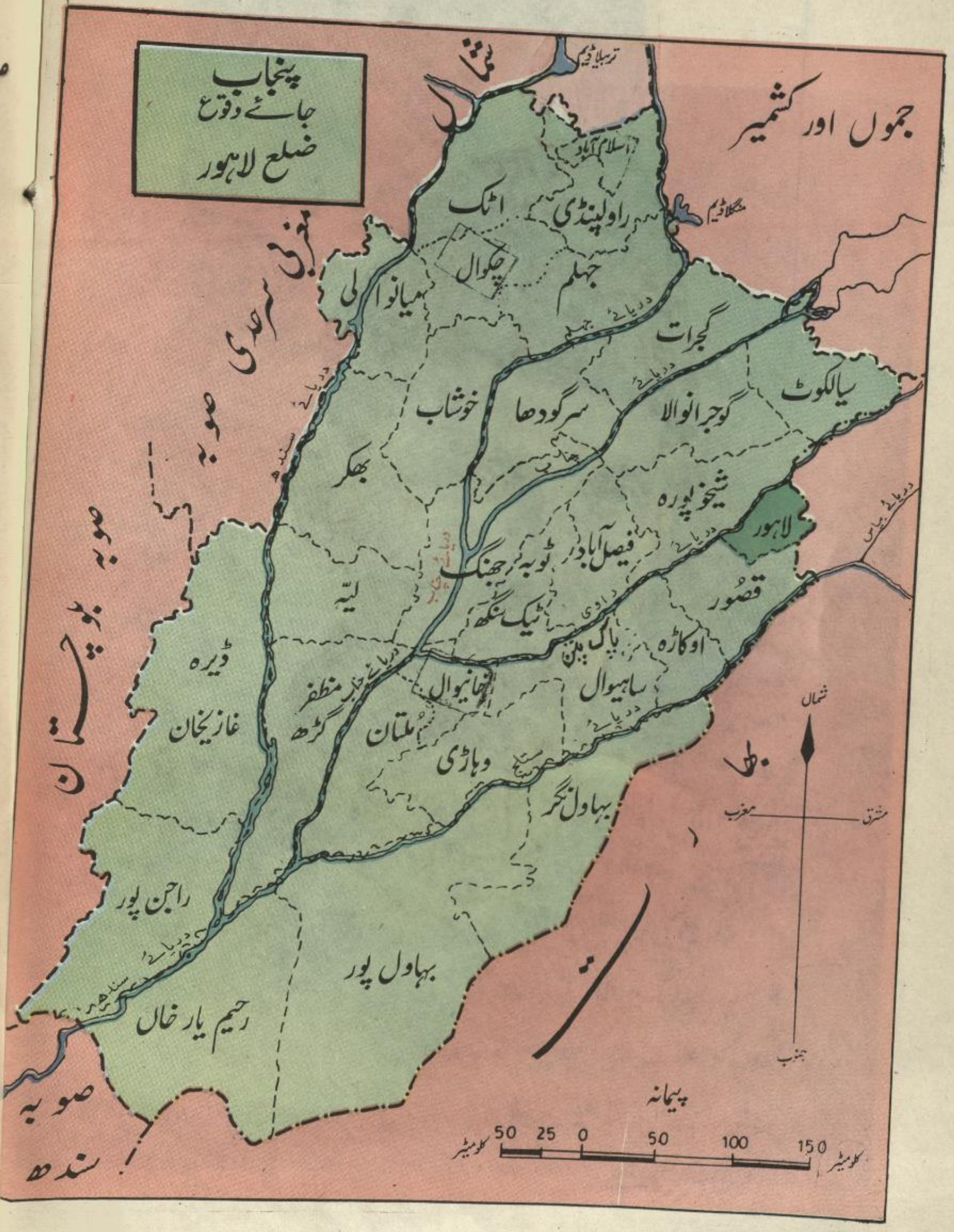
پنجاب
جائے وقوع
ضلع لاہور
جموں اور کشمیر
تربیلا ڈیم
منگلا ڈیم
اسلام آباد
راولپنڈی
اٹک
چکوال
جہلم
میانوالی
گجرات
سیالکوٹ
گوجرانوالا
سرگودھا
خوشاب
بھکر
شیخوپورہ
لاہور
فیصل آباد
ٹوبہ ٹیک سنگھ
جھنگ
لیہ
قصور
اوکاڑہ
پاک پتن
ساہیوال
خانیوال
مظفر گڑھ
ملتان
وہاڑی
ڈیرہ غازیخان
بہاولنگر
راجن پور
بہاول پور
رحیم یار خاں
صوبہ سرحد
صوبہ بلوچستان
صوبہ سندھ
بھارت
دریائے جہلم
دریائے راوی
دریائے بیاس
شمال
جنوب
مشرق
مغرب
پیمانہ
50 25 0 50 100 150
کلومیٹر

تصحیح نامہ

صفحہ ۱۸ پر ضلع پاک پتن کی درست حدبندی مندرجہ ذیل ہے ۔

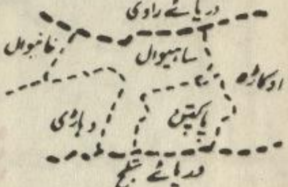

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ہمارا ضِلع

ہمارا ضِلع لاہور، پیارے وطن پاکستان کے صُوبہ پنجاب میں واقع ہے۔ پنج آب کا مطلب ہے پانچ دریاؤں کی سرزمین، یعنی دریائے سندھ، دریائے جہلم، دریائے چناب، دریائے راوی اور دریائے ستلج۔ پنجاب کا زیادہ تر حصّہ میدانی ہے۔

صُوبہ پنجاب کے کل 30 اضلاع ہیں۔ ہمارا ضِلع اِن میں سے ایک ہے

حُدُودِ اربعہ

ہمارے ضِلعے کے مشرق اور شمال مشرق میں ہمارا ہمسایہ مُلک بھارت واقع ہے۔ شمال مغرب میں دریائے راوی بہتا ہے۔ یہ دریا ہمارے ضِلعے اور شیخوپُورہ کے ضِلعے کی حد بناتا ہے۔ جنُوب میں ضِلع قصُور واقع ہے۔

سطح

ہمارا ضِلع، پنجاب کے میدانی عِلاقے میں واقع ہے۔ یہاں پر سطح زیادہ تر ہموار ہے۔

دریائے راوی کے قریبی عِلاقے دُوسرے حصّوں کی نِسبت ذرا نیچے ہیں۔ اِن عِلاقوں میں ہر سال برسات میں پانی بھر جاتا ہے۔ اُن علاقوں کو جو ہر سال

برسات کے پانی سے بھر جاتے ہیں بیٹ کہتے ہیں۔

لاہور دریائے راوی کے مشرق میں واقع ہے۔ کچھ مدت پہلے جب یہاں مغل بادشاہوں کی حکومت تھی، دریائے راوی لاہور شہر کے شاہی قلعے کے قریب سے گزرتا تھا۔

دریا اور نالے

دریائے راوی، ضلعے کی شمال مغربی حد کے ساتھ بہتا ہے۔ اِس کا پاٹ کم چوڑا ہے۔ سردیوں کے موسم میں اِس میں پانی کم ہو جاتا ہے۔ موسم برسات میں زیادہ بارش کی وجہ سے اِس میں زیادہ پانی آجاتا ہے اور اِس کا پاٹ چوڑا ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی اِس میں سیلاب آجاتا ہے، جس سے قریبی بستیوں اور فصلوں کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے سیلاب کی روک تھام کے لیے حکومت نے کئی جگہوں پر دریا کے کنارے پر بند بنائے گئے ہیں۔ لاہور شہر کو بھی دریائے راوی کے سیلاب سے خطرہ رہتا تھا، اِس لیے یہاں دریا کے کنارے ایک بہت اونچا بند بنایا گیا ہے

سوالات

1۔ اپنے ضلعے کا حدودِ اربعہ معلوم کریں؟

2۔ ہمارا ضلع کون سے صوبے میں واقع ہے؟

3۔ پنجاب کا کیا مطلب ہے؟

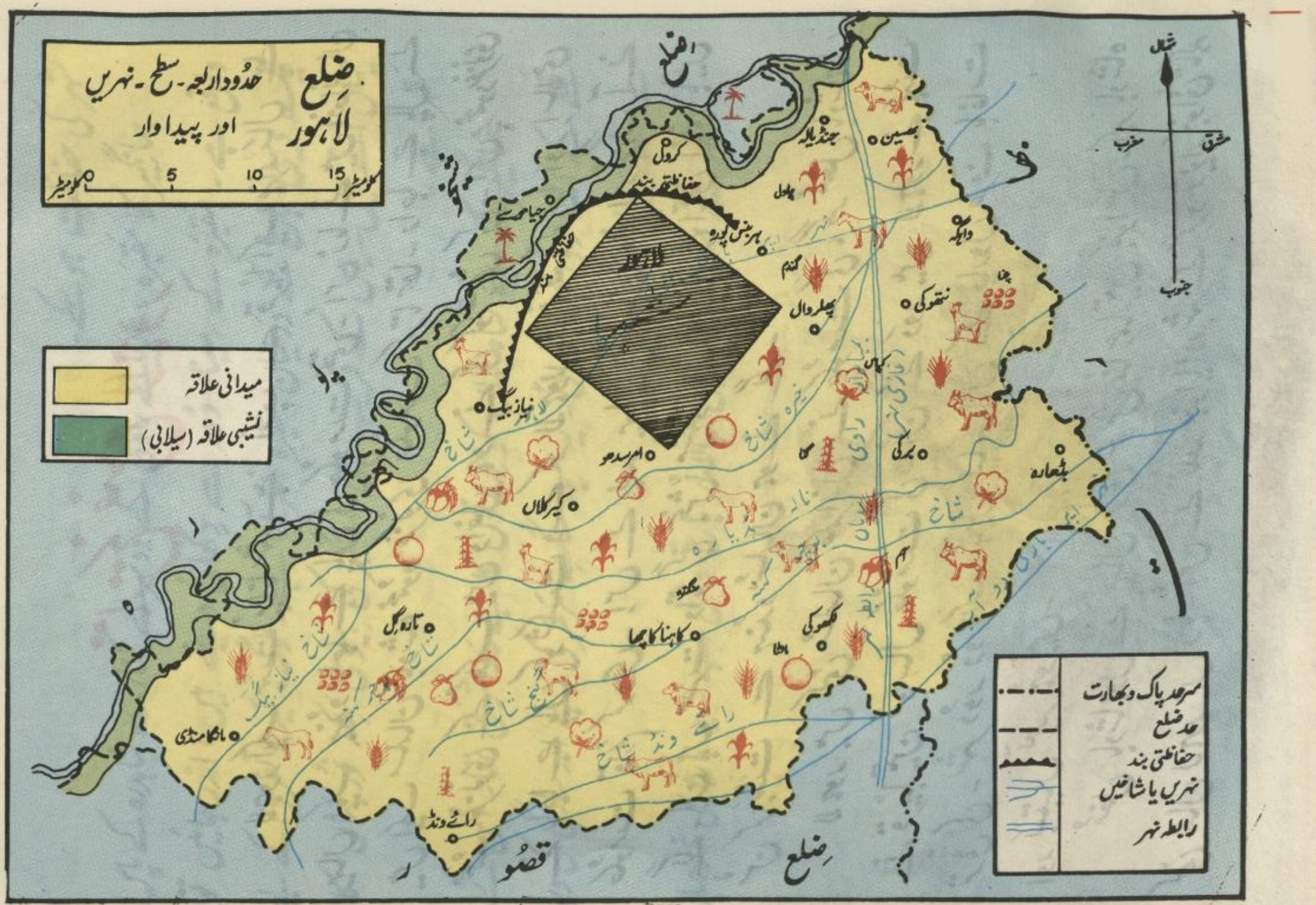
ضلع لاہور
حدودِ اربعہ۔ سطح۔ نہریں
اور پیداوار
0 5 10 15
کلومیٹر
میدانی علاقہ
نشیبی علاقہ (سیلابی)
سرحد پاک و بھارت
حد ضلع
حفاظتی بند
نہریں یا شاخیں
رابطہ نہر
شمال
جنوب
مشرق
مغرب
ضلع
قصور
بھسین
جنڈیالہ
کروڑ
حفاظتی بند
ہربنس پورہ
واہگہ
نتھوکی
برکی
بٹھارہ
پڈھانہ
امرسدھو
کیر کلاں
نیاز بیگ
کاہنا کاچھا
للیانی
تارہ گل
مانگا منڈی
رائے ونڈ
پیلر وال
گندم
کپاس
گنا
کماد
چاول

تاریخ ضلع لاہور

لاہور ایک بہُت پُرانا شہر ہے۔ اب سے قریبًا ایک ہزار سال پہلے یہاں ایک ہندُو راجا جے پال کی حکُومت تھی۔ اُس زمانے میں افغانستان میں ایک مُسلمان بادشاہ محمُود غزنوی حکُومت کرتا تھا۔ راجا جے پال نے محمُود غزنوی کے مُلک میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ اِس پر محمود غزنوی نے راجا جے پال کو شکست دے کر لاہور پر قبضہ کر لیا اور اِسلامی حکُومت قائم کر دی۔ اِس کے بعد یہاں مُسلمان عالِم اور بُزرگ آنے لگے۔ اِن میں حضرت داتا گنج بخشؒ مشہُور ہیں، جن کی اچھّی اچھّی باتیں سُن کر بہُت سے ہندُو مُسلمان ہونے لگے۔

لاہور میں کئی مُسلمان حُکمرانوں نے حکُومت کی، مگر مُغل بادشاہوں نے قریبًا تین سَو سال حکُومت کی۔ اُن کے دَور میں لاہور نے بہُت ترقّی کی۔ شہر دُور دُور تک پھیل گیا۔ اِس کے چاروں طرف باغات اور بستیاں تعمیر ہُوئیں۔

مُغل بادشاہوں نے یہاں بڑی خوش نُما عمارتیں بنوائیں۔ اکبر بادشاہ کئی سال لاہور میں رہا۔ اُس نے قلعہ بنوایا اور شہر کے گِرد دیوار بنوائی تاکہ

شہر کی حفاظت ہو سکے۔

جہانگیر کا مَقبَرہ، دَریائے راوی کے دُوسرے کنارے شاہدرہ کے پاس واقع ہے۔ مَقبَرہ کے مِینار دُور سے دِکھائی دیتے ہیں، اندر جائیں تو ایک وسیع باغ کے دَرمیان مقبرہ نظر آتا ہے۔ لوگ سَیر و تفریح کے لیے یہاں آتے ہیں۔ اِس کے قریب ہی جہانگیر کی بیوی مَلِکہ نُور جہاں کا مَقبرہ ہے۔

جہانگیر کے بیٹے شاہ جہاں کو عِمارتوں کا بے حَد شوَق تھا۔ اُس نے قَلعے کے اندر موتی مسجد بنوائی۔ یہ مسجد سنگِ مَرمَر کی ہے اور سادگی کی وجہ سے بَہُت بَھلی معلُوم ہوتی ہے۔

شہر کے مشرقی حصّے میں شالامار باغ واقع ہے۔ یہ باغ بھی شاہ جہاں

ہی نے بنوایا تھا۔ پُرانے شہر کے اندر مسجد وزیر خان واقع ہے۔ یہ بھی اُسی زمانے میں بنائی گئی تھی۔ اِس کی دیواروں پر بڑے خوب صورت بیل بوٹے بنے ہوئے ہیں۔

شاہ جہاں کا بیٹا اورنگ زیب عالمگیر بڑا نیک بادشاہ تھا۔ اُس نے لاہور میں بادشاہی مسجد بنوائی۔ اِس کا شمار دُنیا کی بڑی مسجدوں میں ہوتا ہے۔

جب مُغلوں کی حکومت کمزور ہوئی تو سکھوں نے پنجاب پر قبضہ کرلیا۔ اُن کے سِکھ راجا رنجیت سِنگھ نے لاہور کو اپنا صدر مقام بنایا۔ سکھوں کے بعد حکومت انگریزوں کے ہاتھ میں آئی۔

انگریزوں سے آزادی حاصِل کرنے کی کوشش میں ضِلع لاہور کے مُسلمان آگے آگے رہے۔ اِسی بِنا پر قائدِ اعظمؒ نے لاہور کے ایک مقام پر ایک جلسہ کیا اور اُس میں پاکستان کا مُطالبہ کیا۔ جس جگہ یہ جلسہ ہوا تھا، وہاں مِینارِ پاکِستان بنایا گیا ہے۔

آخر مُسلمانوں کا الگ مُلک پاکستان بن گیا، جس میں سب لوگ ہنسی خُوشی زندگی گزار رہے ہیں۔

سوالات

1 - مُغل بادشاہوں نے لاہور میں کون کون سی عمارتیں بنوائیں ؟

2 - جس جگہ قائدِ اعظم نے جلسہ کر کے پاکستان کا مُطالبہ کیا، وہاں کیا بنایا گیا ہے ؟

آب و ہَوا

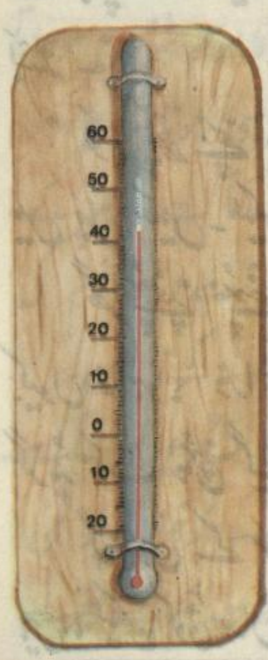

ہمارے ہاں کبھی گرمی پڑتی ہے اور کبھی سردی، کئی مہینے ایسے بھی آتے ہیں، جب نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے، نہ زیادہ سردی۔ اِن بدلتے ہوئے موسموں کی سارے سال کی حالت کو آب و ہَوا کہتے ہیں۔

اِس طرح ہمارے ضِلع میں چار موسم ہیں۔ موسم گرما، موسم خِزاں، موسم سرما، موسم بہار۔

مَوسم گرما مئی اور جون کے مہینوں میں سخت

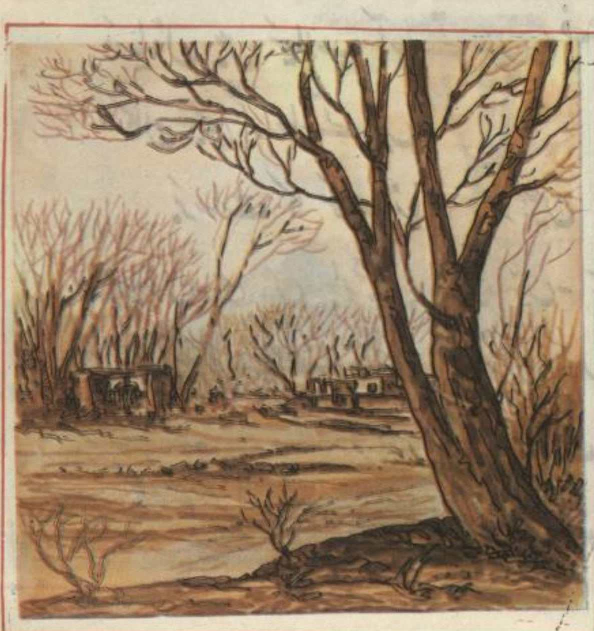

گرمی ہوتی ہے ۔ بچّے گرمی سے گھبرا کر چھُٹّی کا اِنتظار کرتے ہیں۔دھُوپ سے بچنے کے لیے واپسی پر کِسی نے سَر پر تختی رکھّی ہوتی ہے،کِسی نے بَستہ۔

لَو! کچھ بچّے دیوار کے ساتھ ساتھ ہو لیے، تاکہ تھوڑی دُور سائے میں چَل سکیں۔ لیکن دوپہر کے وقت سایہ بھی تو بہُت چھوٹا ہوتا ہے۔ گھر پہُنچتے پہُنچتے بچّوں کے کپڑے پَسینے میں بھیگ گئے ہیں۔ایسا کیوں نہ ہو؟ ذرا تھرما میٹر کی طرف تو دیکھیں۔درجۂ حرارت 42 سینٹی گریڈ تک پہُنچ گیا ہے۔

گرمیوں کے مَوسم میں جولائی اور اگست کے مہینوں میں بارشیں ہوتی ہیں، لیکن کوئی سال ایسا بھی آتا ہے جب بارش اِتنی زیادہ ہوتی ہے کہ دَریاؤں میں سَیلاب آجاتے ہیں، فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں اور کچھ کچّے مکان بھی گِر جاتے ہیں۔

بَرسات کا مَوسم زیادہ دیر نہیں رہتا۔صِرف جولائی اور اگست کے مہینوں ہی میں بارِشیں ہوتی ہیں۔ سِتمبر میں پھر گرمی محسُوس ہونے لگتی ہے لیکن اِتنی زیادہ نہیں جِتنی مئی اور جُون کے مہینوں میں ہوتی ہے۔

مَوسِمِ خزاں

گرمیوں کی شِدّت اکتُوبر میں ختم ہو جاتی ہے۔اکتُوبر اور نومبر کے مہینوں میں نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے، نہ

زیادہ سردی، اِس موسم میں درختوں کے پتّے بھی جھڑ جاتے ہیں۔ اِسے موسمِ خزاں کہتے ہیں۔

موسمِ سرما

نومبر کے آخری دِنوں میں سردیوں کا موسم شروع ہوجاتا ہے۔ دِن گھٹنے لگتے ہیں اور راتیں لمبی ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ دِن کو دُھوپ میں بیٹھنے کا خُوب مزا آتا ہے۔ دسمبر کے آخر اور جنوری کے شروع میں ہلکی ہلکی بارِش ہوتی ہے، جو گندم کی فصل کے لیے مُفید ہے۔ کِسان اِسے سونے کی بُونْد کہتے ہیں۔

موسمِ بہار

مارچ کے مہینے سے موسم پھر بدلنا شروع ہوجاتا ہے۔ نہ گرمی زیادہ ہوتی ہے، نہ سردی۔ درختوں پر نئی نئی شاخیں اور پتّے نِکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ درخت ہرے بھرے

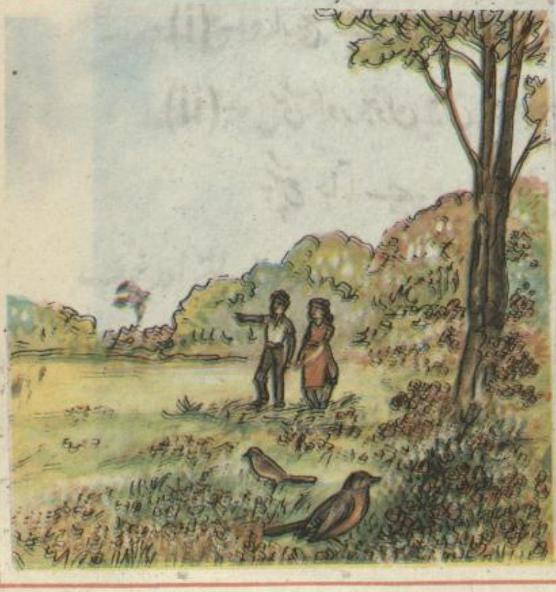

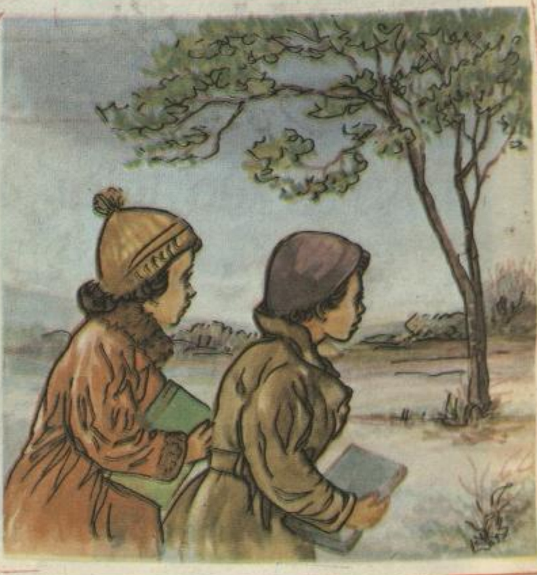

ہو جاتے ہیں اور اِن پر طرح طرح کے پھُول کِھلتے ہیں۔ پرندے جو سَردی سے ڈَر کر چھُپے بیٹھے تھے، باہِر نِکل آتے ہیں اور خوشی کے مارے چہچہاتے ہیں۔

اَپریل کا مہینا بھی خُوش گوار ہوتا ہے۔ گندم کی فصل پکنے والی ہوتی ہے اور کِسان اِسے سمیٹنے کی تیاریاں شرُوع کر دیتا ہے۔

سوالات

1 -آب و ہَوا کِسے کہتے ہیں ؟

2- ہمارے ضِلعے کے کِتنے موسم ہیں ؟

3- خالی جگہ پُر کریں۔

(i)- مارچ کے مہینے سے موسِم ______ شرُوع ہو جاتا ہے۔

(ii)- مئی اور جون میں درجۂ حرارت ________ سینٹی گریڈ تک پہُنچ جاتا ہے۔

لوگ

ہمارے ضِلع کے زیادہ تر لوگ شہر میں رہتے ہیں۔ عام طور پر قمیص اور شلوار پہنتے ہیں۔ شہروں میں پتلون اور کوٹ کا بھی رِواج ہے۔ دیہات میں تہمد بھی پہنتے ہیں۔ شہر والے زیادہ تر دفتری ملازمت، کارخانوں میں مزدوری اور دُکان داری کرتے ہیں۔

ہمارے ضِلع کے بچّے گھر میں اُردو اور پنجابی زبان بولتے اور خوب سمجھتے ہیں۔ اُردو ہماری قومی زبان ہے۔

روٹی، گوشت، دال، چاول اور ترکاری عام غِذا ہے۔ کچّی سبزیاں مثلاً ٹماٹر، مولی، گاجر، کھیرا اور ککڑی بھی پسند کی جاتی ہیں۔ اِسی طرح

پھل بھی خُوشی سے کھاتے ہیں۔ یہ سَب چیزیں کھانے سے جِسْم میں طاقت آتی ہے۔

دِیہات کے لوگوں کو، بالخصُوص بچّوں کو کھُلے میدان میں کھیلے جانے والے کھیل پسند ہیں۔ مثلاً گلّی ڈنڈا، کبڈّی اور کُشتی۔ شہر میں ہاکی اور کرکٹ بھی شوق سے کھیلتے ہیں۔ اَب تعلیم عام ہونے کی بدولَت بُہت سے بچّے سکُول جانے لگے ہیں۔ بچّے سکاوُٹِنگ اور گرل گائیڈنگ میں خُوشی سے حِصّہ لیتے ہیں۔

سوالات

1- ہمارے ضِلعے کے لوگ کیسے کپڑے پہنتے ہیں؟

2- بچّے اپنی غذا میں کیا کیا چیز پسند کرتے ہیں؟

3- بچّوں کو کون کون سے کھیل پسند ہیں؟

4- خالی جگہ پُر کریں:

(i)- بچّے گھر میں ـــــــ اور ـــــــ زبان بولتے ہیں۔

(ii)- روٹی گوشت دال اور ـــــــ عام غذا ہے۔

(iii)- بچّوں کو ـــــــ میں کھیلے جانے والے کھیل پسند ہے۔

(iv)- بچّے سکاوُٹنگ اور ـــــــ میں خُوشی سے حِصّہ لیتے ہیں۔

مَردُم شُماری

محکمۂ مَردُم شماری، ہر دس سال کے بعد آبادی کے بڑھنے یا گھٹنے کا حِساب لگاتا ہے۔ اِس محکمے کے مقرّر کردَہ آدمی گھر گھر جاکر ایک فارم پُر کرواتے ہیں تاکہ مَعلُوم ہو جائے کہ اِس گھر میں کِتنے لوگ رہتے ہیں۔ یہ بھی حِساب لگایا جاتا ہے کہ اِن میں بچّے کِتنے ہیں، جوان کِتنے ہیں اور بوڑھے کِتنے ہیں۔ یہ بھی معلُوم کرتے ہیں کہ کِتنے پڑھے ہُوئے ہیں اور کِتنے اَن پَڑھ۔ جب یہ فارم جمع ہو جاتے ہیں تو اُن میں دَرج کی ہوئی تعداد کو گِن لیا جاتا ہے۔ اِس طرح معلُوم ہو جاتا ہے کہ ایک شہر کی آبادی کِتنی ہے۔ اِسی طرح پُورے ملک کی آبادی کا پَتا لگایا جاتا ہے۔ ہمارے ضِلعے کی کُل آبادی 1981ء کی مَردُم شُماری کے مُطابق قریباً 35 لاکھ ہے۔ پِچھلے دس سال میں اس کی آبادی میں 7 لاکھ افراد کا اِضافہ ہُوا ہے۔ آبادی کی یہ رفتار بہُت زیادہ ہے۔

جَب آبادی بڑھتی ہے تو اِنسان کی ضرُورتیں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ اِن کو پوُرا کرنے سے ہی لوگ ہنسی خوُشی زندگی گزُار سکتے ہیں۔

سوالات

1 - محکمہ مَردُم شماری کیا کام کرتا ہے ؟

2 - ہمارے ضِلعے کی آبادی کِتنی ہے ؟

3 خالی جگہ پُر کریں :

(i) - محکمہ مردم شماری کے ـــــــ کردہ آدمی گھر گھر جاکر فارم پُر کرواتے ہیں۔

(ii) - جب آبادی بڑھتی ہے تو ـــــــ کی ضرُورتیں بڑھتی ہیں ۔

پیشے

آپ صُبح کو صاف کپڑے پہن کر سکُول جانے کے لیے تیّار ہوتے ہیں، ناشتا کرتے ہیں۔ پیدل، سائیکل پر یا بَس میں سکُول جاتے ہیں۔ سکُول میں آپ کو کِتابوں، کاپیوں اور پنسِلوں کی ضرُورت ہوتی ہے۔

آپ نے کبھی سوچا ہے کہ اِن سَب ضرُورتوں کو پُورا کرنے کے لیے رُوپے کی ضرُورت ہوتی ہے۔ اِسی لیے آپ کے اَبّا، امّی اور بھائی کام کرتے ہیں۔ آپ دُوسری جماعت میں پڑھ چُکے ہیں کہ موچی جُوتا بناتا ہے، حجّام بال ٹھیک کرتا ہے، دَرزی کپڑے سِیتا ہے، ترکھان اور مِستری مکان بناتے ہیں۔ اِن کے عِلاوہ ہمارے ضِلعے میں لوگ اور بھی بہُت سے کام کرتے ہیں۔ بعض کارخانوں میں اور بعض دفتروں میں کام کرتے ہیں۔ کچُھ لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور ہَم سَب کے لیے اَناج اُگاتے ہیں۔ کچُھ لوگ جانور پالتے ہیں تاکہ ہمیں دُودھ، گوشت اور اُون مِل سکے۔

اِن سَب کاموں کو پیشے کہتے ہیں۔ آؤ دیکھیں کہ ہمارے ضِلعے کے خاص خاص پیشے کیا ہیں۔

کھیتی باڑی

شہناز تیسری جماعت میں پڑھتی ہے۔ وُہ اپنی نانی اماں کے پاس شہر میں رہتی ہے۔ اُس کے والد گاؤں میں رہتے ہیں۔ اُن کے پاس کُچھ زمین ہے جس میں وُہ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔

شہناز سردیوں کی چھُٹیوں میں گاؤں گئی تو اُسے ہَرے بھَرے کھیت بہُت اچھّے لگے۔ اُس نے دیکھا کہ اُس کے والِد اور بھائی بہُت محنت کرتے ہیں۔ صُبح سویرے ہَل جوتتے ہیں اور کئی گھنٹے ہَل چلاتے رہتے ہیں۔ تھوڑی سی زمین سے بہُت سا گیہوں اُگا لیتے ہیں۔ سبزیاں بھی کاشت کرتے ہیں۔ اُس کے بھائی صُبح سویرے مُولی، گاجر، شلجم اور گوبھی ریڑھے پر لاد کر منڈی لے جاتے ہیں۔ منڈی سے یہ سبزیاں دکان دار خرید لیتے ہیں۔

کھیتوں میں سَب مِل کر کام کرتے ہیں ۔ کوئی گوڈی کرتا ہے، کوئی کھیتوں کو پانی دیتا ہے اور کوئی جانوروں کے لیے چارا کاٹتا ہے۔

شہناز کے گھر دو بھینسیں بھی ہیں ۔ دونوں بہُت سا دُودھ دیتی ہیں۔ امّی دیگچہ بَھر کر دُودھ اُبالتی ہیں۔ ذرا ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو ایک ایک گلاس سَب کو پِینے کے لیے دیتی ہیں۔ شہناز خُوش ہو کر دُودھ پیتی ہے۔ اُس کو سکُول میں بتایا گیا ہے کہ دُودھ پینے سے صِحّت اچھّی ہوتی ہے۔

شہناز کے ہاں بھیڑیں بھی ہیں۔ بھیڑیں دِن بھر گھاس چَرتی ہیں اور بچّے اُن کے پیچھے پیچھے بھاگتے ہیں ۔ شہناز بھی اُن سے خُوب کھیلتی ہے بھیڑوں کی دیکھ بھال کرنے والے آدمی نے شہناز کو بتایا کہ جب بھیڑوں کے جسموں پر اُون لمبی اور گھنی ہو جاتی ہے تو اِسے کاٹ کر بیچ دیا جاتا ہے۔ کارخانوں میں اُون سے گرم کپڑا بنتا ہے۔

دفتری مُلازمت

قاسِم کے بھائی دفتر میں کام کرتے ہیں۔ اُن کے دفتر کو بینک کہتے ہیں۔ وُہ صُبح سویرے جاتے ہیں اور شام کو دیر سے واپس آتے ہیں۔ اَمّی کہتی ہیں کہ بینک میں بہُت کام ہوتا ہے ۔ روز بینک میں بہُت سے لوگ آتے ہیں۔ کوئی رُوپے نِکلواتا ہے اور کوئی روپے جمع کرواتا ہے۔ قاسم کے بھائی کے ساتھ اور بھی بہُت سے لوگ کام کرتے ہیں ۔ کوئی لوگوں کو پیسے اَدا

کرتا ہے، کوئی پیسے وصول کرتا ہے اور ایک آدمی اِس لین دین کا حساب ایک رجسٹر میں رکھتا ہے۔

بَینک کے بڑے دروازے پر ایک چوکیدار بندوق لیے بَیٹھا رہتا ہے، وہ بَینک کی حفاظت کرتا ہے۔

بَینک کے مینیجر سب کے کام کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور قاسم کے بھائی کو خط لِکھوا دیتے ہیں جسے وُہ ٹائپ کر دیتے ہیں۔ یہ خط دُور دُور دفتروں میں جاتے ہیں۔

دفتر کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ ہر ایک دفتر میں علٰحدہ علٰحدہ قِسم کے کام ہوتے ہیں۔

دُکان داری

آج عُثمان بہُت خُوش ہے۔ وہ اپنی امّی اور ابّا کے ساتھ بازار آیا ہے۔ وہ سَب عید کے لیے کپڑے اور جُوتے خریدیں گے۔ بازار میں بہُت سی دکانیں ہیں۔ لوگ بھی بہُت ہیں۔ عثمان کو مِٹھائی اور پھل کی دُکانیں بہُت اچھّی لگیں۔ پاس ہی ایک غبُارے والا ہے۔ اُس کے پاس رنگ رنگ کے غبُارے ہیں

اِن میں سے کچھ غبارے چھت سے بھی اُونچے ہیں۔
ابھی عُثمان یہ دیکھ ہی رہا تھا کہ اُس کی اَمّی اُنگلی پکڑ کر اُسے کپڑوں کی ایک دُکان پر لے گئیں۔ عُثمان نے اپنے لیے ہلکے نیلے رنگ کا کپڑا

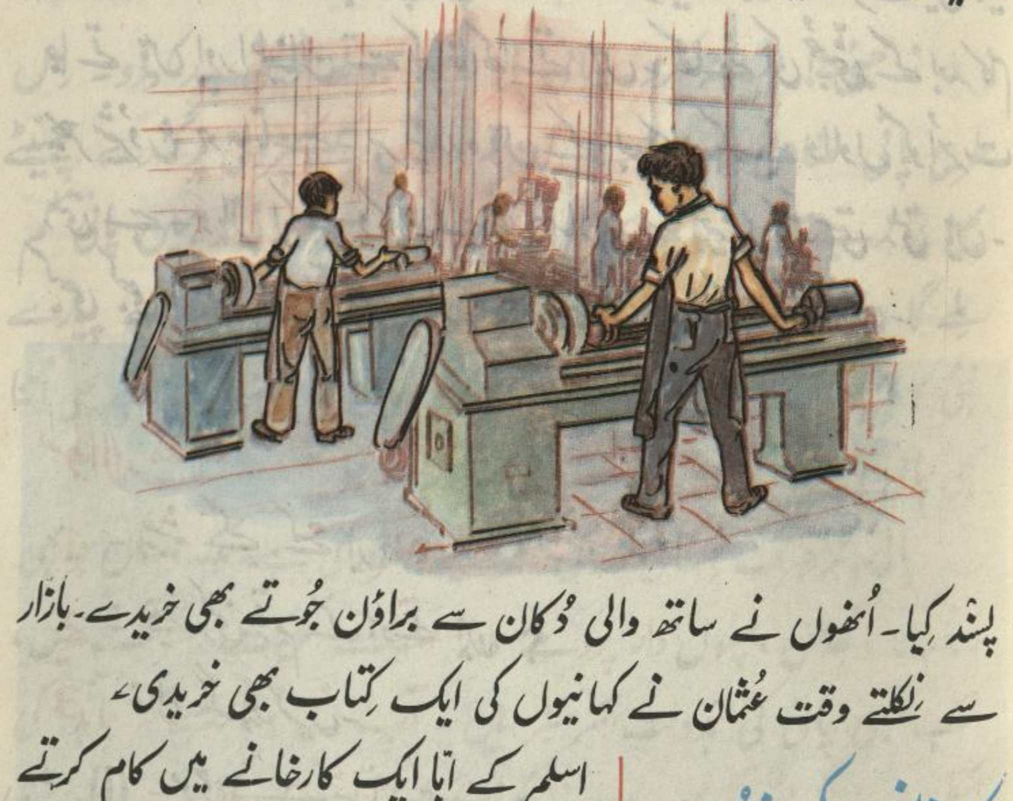

پسند کیا۔ اُنھوں نے ساتھ والی دُکان سے براؤن جُوتے بھی خریدے۔ بازار سے نِکلتے وقت عُثمان نے کہانیوں کی ایک کِتاب بھی خریدی۔

کارخانوں کی مزدُوری

اسلم کے ابّا ایک کارخانے میں کام کرتے ہیں۔ یہ ایک جُوتوں کا کارخانہ ہے۔ اِس کارخانے میں طرح طرح کے جُوتے بَنتے ہیں۔ چھوٹے بڑے بُوٹ، سلیپر اور چپّل وغیرہ۔
یہ بہُت بڑا اور مشہُور کارخانہ ہے۔ یہاں پر بہُت سی مشینیں لگی ہوئی

ہیں جن پر کام کر کے کاریگر بہت جلد جوتے تیار کر لیتے ہیں۔ کام صبح آٹھ بجے سے شام پانچ بجے تک ہوتا ہے۔ دوپہر بارہ بجے کھانے کی چھٹی کے وقت سب اپنا اپنا کھانا لے کر ایک بڑے کمرے میں بیٹھ جاتے ہیں اور اطمینان سے کھانا کھاتے ہیں۔ کھانے کی چھٹی کے بعد کام پھر شروع ہو جاتا ہے۔ ہر پندرہ دن کے بعد کام کرنے والوں کو اُجرت ملتی ہے۔ وہاں ایک دکان ہے، جہاں سے چیزیں سستی ملتی ہیں۔ کبھی کبھی اسلم کے ابّا بھی وہاں سے چیزیں خرید کر لاتے ہیں۔

سوالات

1 - پیشہ کسے کہتے ہیں؟

2 - پیشے کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟

3 خالی جگہ پُر کریں۔

(i) - موچی ——— بناتا ہے۔

(ii) - حجّام ——— ٹھیک کرتا ہے۔

(iii) - درزی ——— سیتا ہے۔

(iv) - اسلم کے ابّا ایک کارخانے میں کام کرتے ہیں ——— کا کارخانہ ہے۔

آب پاشی

نہ بھئی! ایسا نہ کرو۔ پانی پی چکے ہو تو ٹونٹی بند کردو۔ اِس طرح پانی ضائع ہو رہا ہے اور تم دونوں کے کپڑوں پر گندے چھینٹے بھی پڑ رہے ہیں۔ اگر اِسی طرح پانی ضائع ہوتا رہا تو ہمیں پانی کم مِلے گا، نہانے اور کپڑے دھونے میں دِقّت ہوگی۔ ہمارے پیارے نبیؐ کا فرمان ہے کہ پانی کو ضائع نہ کرو، حتّٰی کہ وُضُو کے لیے بھی اُتنا ہی پانی اِستعمال کرو، جِتنے پانی کی ضرُورت ہو۔

پانی نہ صِرف اِنسانی زندگی کے لیے ضرُوری ہے بلکہ یہاں جو بھی دَرَخت، گھاس، پھُول دار پودے اور لہلہاتے کھیت نظر آتے ہیں، سَب ہی پانی کی بَدولت سَرسَبز ہیں۔ آپ نے سُنا ہے کہ چاند کی سَطح پر نہ کوئی آبادی ہے، نہ کوئی دَرَخت۔ اُس کی سب سے بڑی وَجہ یہ ہے کہ وہاں پانی مَوجُود نہیں۔

خُدا تعالٰے نے ہمیں پانی کی نِعمت دو طرح سے عطا کی ہے۔ ایک بارِش کے ذریعے اور دُوسرے اُن ذخیروں سے جو زمین کے اندر موجُود ہیں۔ زمین کے اندر پانی کا جو قیمتی ذخیرہ مَوجُود ہے، اُسے نَل یا

کنوئیں کے ذریعے حاصِل کیا جاتا ہے ۔ ہم پینے کے لیے اور فصلیں اُگانے کے لیے دَریاؤں کا پانی بھی اِستعمال کرتے ہیں اور زمین کے نیچے سے بھی پانی حاصِل کرتے ہیں۔

پَس جس طریقے سے ہم دریاؤں ، نہروں ، تالابوں اور سطح زمین کے نیچے سے اپنے کھیتوں کے لیے پانی حاصِل کرتے ہیں ، اُسے آب پاشی کہتے ہیں۔

نہر اَپر بَاری دوآب (لاہور شاخ)

اِس نہر کا ہیڈوَرکس بھارت میں ہے ۔ یہ نہر، لاہور شہر میں سے گزرتی ہے ۔ یہاں اِسے میاں میر کی نہر کہتے ہیں ۔اِس نہر سے چھوٹے چھوٹے نالے نِکالے گئے ہیں ، جو قریب کے کھیتوں

کو سیراب کرتے ہیں ۔

بی۔آر۔بی نہر یہ نہر ہمارے ہمسایہ ضلع سیالکوٹ کے ایک قصبے بمبانوالا کے قریب نہر اپر چناب سے نکالی گئی ہے ۔ اسے دریائے راوی کے نیچے سے گزارا گیا ہے۔ یہ بیدیاں کے مقام پر نہر اپر باری دو آب سے مل جاتی ہے ۔ اس نہر کے ذریعے دریائے چناب کا پانی نہر اپر باری دوآب میں ڈالا گیا ہے تاکہ اگر دریائے راوی میں پانی کم ہو جائے تو نہر اپر باری دو آب میں پانی موجود رہے اور ضرورت کے وقت کھیتوں کو پہنچتا رہے ۔

ٹیوب ویل کھیتوں میں زیادہ سے زیادہ پانی پہنچانے کے لیے ٹیوب ویل بھی لگائے گئے ہیں۔ ٹیوب ویل زمین سے بہت سا پانی کھینچتے ہیں اور پل بھر میں کھیت پانی سے بھر جاتے ہیں۔

سوالات

1-آب پاشی سے کیا مراد ہے ؟
2-آب پاشی کتنے طریقوں سے کی جاتی ہے ؟
3۔ ہمارے ضلع کی نہروں کے نام بتائیں ؟

ہمارے دَرخت

نہ بھئی ! ایسا نہ کرو۔ بکری اِس پودے کو جڑ سے اُکھاڑ دے گی۔ یہ پودا ابھی برسات کے موسم میں لگایا تھا۔ ہم ہر سال فروری اور اگست کے مہینے میں نئے پودے لگاتے ہیں۔ چند برسوں میں یہ پودے بڑے دَرخت بن جائیں گے۔ ہم اِن کے سائے میں کھیلیں گے ، اِن کا پھل کھائیں گے۔ اِن کی لکڑی کاٹ کر جلائیں گے یا اِن کا فرنیچر بنائیں گے۔ بکری کو پودے کے قریب اُگی ہوئی گھاس کھلائیں۔ بہتر تو یہ ہے کہ بکری کو گھر پر رکھیں اور گھاس کاٹ

کرلے جائیں اور اُسے وہیں کھلائیں۔

دَرختوں کی ہَریالی آنکھوں کو بَہُت اچھّی لگتی ہے۔ ہم باغوں میں جاتے ہیں تو ٹھنڈک محسُوس ہونے لگتی ہے۔ درَخت اپنی جڑوں کے ذریعے زمین سے پانی حاصِل کرتے ہیں اور پتّوں کے راستے نَمی باہر نِکال دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں درخت زیادہ ہوتے ہیں، وہاں گرمی کم ہوتی ہے۔

دریائے راوی کے کِنارے جہاں بھی جائیں، دَرخت ہی دَرخت نظر آتے ہیں۔ دریاؤں کے کناروں کے ساتھ ساتھ زمین میں ہمیشہ نمی رہتی ہے اس لیے اِن دَرختوں کی جڑوں کو ہَر وقت پانی مِلتا رہتا ہے۔ یہ خوُد رَو جنگل ہیں۔ انھیں بیلے کے جنگلات کہتے ہیں۔ اِن درختوں کو محکمۂ جنگلات کی اجازت کے بغیر کوئی نہیں کاٹ سکتا۔

لاہور سے مُلتان جانے والی سڑک پر سفر کریں تو لاہور سے کچھ فاصلے پر آموں کا بہُت بڑا باغ ہے۔

جامَن کے درَخت کھیتوں اور سڑکوں کے کِنارے لگائے جاتے ہیں۔

امُرود دونوں موَسموں کا پھَل ہے۔ گرمیوں میں بھی ہوتا ہے اور سردیوں میں بھی۔ اَمرُود بڑا مُفید پھَل ہے اور سَستا بھی ہے۔

سَردیوں کا موَسم شرُوع ہوتے ہی کِینو، مالٹا، سنگترہ بازار میں نظر آنے لگتے ہیں۔ مالٹے اور کِینو کے پوَدے کھیتوں میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر لگائے جاتے ہیں، تاکہ فصل بھی کاشت ہوتی رہے اور پھَل بھی مِلتے رہیں۔

سوالات

1- درخت لگانے کی مُہم کون کون سے مہینوں میں چلائی جاتی ہے؟

2- آپ کے ضِلعے میں کون کون سے درخت پائے جاتے ہیں؟

3- خالی جگہ پُر کریں:

(i)- چند برسوں میں ______ پودے بڑے ______ بَن جاتے ہیں۔

(ii)- درختوں کی ______ آنکھوں کو بہت اچھّی لگتی ہے۔

(iii) درخت اپنی ______ کے ذریعے زمین سے پانی حاصِل کرتے ہیں۔

ہماری فصلیں

ہمارے ضِلعے کے لوگوں کا اہم پیشہ زراعت ہے۔ مَوسم سَرما میں کاشت کی جانے والی فصل کو فصل رَبیع کہتے ہیں۔ مَوسم گرما میں کاشت ہونے والی فصل کو فصلِ خرِیف کہتے ہیں۔

گندم

نومبر کے مہینے میں مَوسم بڑا پیارا ہوتا ہے۔ نہ دِن کے وقت زیادہ گرمی ہوتی ہے، نہ رات کو زیادہ سردی۔ کام زیادہ کرنے کو خُوب جی چاہتا ہے۔ کِسان تو اِن دِنوں بہُت مصرُوف ہوتا ہے۔ صُبح جائیں تو ہَل چلا رہا ہوتا ہے، شام کو جائیں تو اور تیزی سے ہَل چلاتا

نظر آتا ہے۔ اندھیرا پھیلنے سے پہلے تمام کھیت میں ہل چلانے کی فکر میں ہوتا ہے تاکہ دُوسرے دِن اِس میں سُہاگہ پھیر سکے۔ یہ گندم بونے کا وقت ہے کِسان اَب بِیج ڈالے گا تو فصل اچھّی ہوگی۔

مارچ کے مہینے کے آخر میں اور اپریل کے شرُوع میں کِسان اپنی لہلہاتی فصلوں کو دیکھ کر خُوش ہوتا ہے اور اِس اِنتظار میں ہوتا ہے کہ سِٹّے پِیلے پڑجائیں تو وہ کاٹنا شرُوع کردے۔ کِسان اِن فارغ دِنوں میں خُوشی خوشی میلوں میں شریک ہوتا ہے۔ لوک گیت گاتا ہے اور ساتھ ساتھ دُعا مانگتا ہے کہ اِن دنوں بارش نہ ہو، کیونکہ پکّی ہوئی فصل پر بارش ہوجائے یا اَولے پڑجائیں تو بڑا نقصان ہوتا ہے۔ گندم کی کاشت زیادہ تر ضِلع کے جنُوبی حِصّے میں ہوتی ہے۔

چاول

کِسان گندم کی کٹائی سے فارِغ ہوتے ہی چاوَل کی بوَائی کی تیاری شرُوع کردیتا ہے۔ چاولوں کے بِیج پہلے چھوٹی چھوٹی کیاریوں میں اُگائے جاتے ہیں اِن چھوٹے پودوں کو پنیری کہتے ہیں۔

ایک طرف پنیری تیار ہوتی ہے تو دُوسری طرف کِسان چاول کاشت کرنے کے لیے بڑے بڑے کھیت تیّار کرتا ہے۔ چاول کے کھیت کو قریبًا ہموار کیا جاتا ہے اور کھیت کے کناروں کو ذرا ذرا اُونچا کیا جاتا ہے تاکہ پانی وہاں کھڑا رِہ سکے۔

چاول کی فصل پکنے تک کھیت میں پانی کھڑا رہنا ضروری ہے اکتوبر میں فصل پک جاتی ہے۔ دھان کو ڈنٹھلوں سے علٰحدہ کرکے بوریوں میں رکھ لیا جاتا ہے۔ ڈنٹھل کو پرالی کہتے ہیں جو مویشیوں کو کھانے کے لیے دی جاتی ہے۔ اَب تو پرالی گتّا اور کاغذ بنانے کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے۔ چاول ہمارے ضلعے کی اہم پیداوار ہے۔

کپاس

جس وقت کچھ کسان چاولوں کی کاشت میں مصروف ہوتے ہیں، باقی کسان، کپاس کے پودوں کی دیکھ بھال کر رہے ہوتے ہیں۔ کپاس کی کاشت چاول کی کاشت سے ذرا پہلے گرمیوں کے شروع میں ہوتی ہے۔ اِس فصل کو زیادہ پانی کی ضرورت نہیں ہوتی، کھیت میں کئی قسم کے کیڑے پیدا ہوجاتے ہیں۔ جو پودوں کو بہت خراب کرتے

ہیں۔ محکمہ زراعت کے جہاز پودوں پر دوائی چھڑکتے ہیں، جس سے یہ کیڑے مَر جاتے ہیں۔

کپاس دو قسم کی ہوتی ہے دیسی' اور نرما، دیسی کپاس کی روئی لحاف اور گدّوں میں بھَرتے ہیں اور نرما سے دھاگا بنایا جاتا ہے۔ جس سے کپڑا تیّار کیا جاتا ہے۔

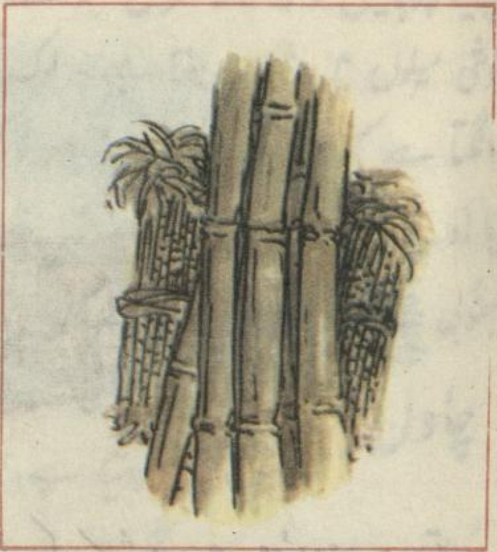

گنّا

گنّا قریبًا سارے سال کی فصل ہے۔ اِس کی کاشت عام طور پر فروری کے مہینے میں شروع ہو جاتی ہے۔ اس کے لیے زمین بہُت زرخیز ہونی چاہیے۔ اِسے پانی کی بھی بہُت ضرورت ہوتی ہے۔ کھاد بھی بہُت زیادہ استعمال کرنا پڑتی ہے۔

چارے اور سبزیاں

ہمارے ضلعے میں بہت سے مویشی پالے جاتے ہیں جو لاہور شہر کو دودھ وغیرہ مہیا کرتے ہیں۔ اُن کے لیے چارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مکئی چارے کے طور پر استعمال

کی جاتی ہے۔ اِسے بھی زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بھٹے پکنے سے پہلے کافی فصل کاٹ کر مویشیوں کو چارے کے طور پر ڈال دی جاتی ہے۔ مکئی کے تنے میں رس ہوتا ہے، جسے مویشی بہت پسند کرتے ہیں۔ مکئی کھا کر گائیں، بھینسیں خوب دودھ دیتی ہیں۔ مکئی کے علاوہ جوار، جئی، چری، شٹالا، برسیم اور لوسرن کی فصلیں چارے کے لیے کاشت کی جاتی ہیں۔

لاہور شہر کے قریبی کھیتوں میں آلو بڑی کثرت سے بوئے جاتے ہیں ۔ آلو ، پودوں کی جڑوں میں لگتے ہیں اور جب پک جاتے ہیں تو رَمبے سے کھود کر نکالے جاتے ہیں۔

ہم روزانہ سبزیاں کھاتے ہیں۔ سبزیوں کا استعمال ہماری صحت کے لیے بڑا ضروری ہے۔ ہمارے ضلعے میں موسم سرما کی سبزیاں گوبھی، پالک، شلجم، مولی، گاجر، ٹماٹر، مٹر، آلو اور میتھی ہیں۔ کدو، توری، بھنڈی، کریلے اور ٹنڈے موسم گرما کی سبزیاں ہیں۔

سوالات

1 ۔ ربیع کی فصلیں کون سی ہیں اور کب بوئی اور کاٹی جاتی ہیں ؟

2 ۔ خریف کی فصلیں کون سی ہیں اور کب بوئی اور کاٹی جاتی ہیں ؟

3 خالی جگہ پُر کریں ؛

(i) ۔ نومبر کے مہینے میں موسم بہت ـــــــ ہوتا ہے ۔

(ii) ۔ حکومت بھی تو کسان کی مدد کرتی ہے اُسے ـــــــ بیج دیتی ہے ۔

(iii) ۔ گنا قریباً ـــــــ سال کی فصل ہے ۔

(iv) ۔ چاولوں کے بیج پہلے ـــــــ کیاریوں میں لگائے جاتے ہیں ۔

(v) کپاس ـــــــ قسم کی ہوتی ہے ۔

پالتُو جَانور

کھیتوں میں ہَل چلانے کے لیے بَیل ، دُودھ اور گوشت حاصِل کرنے کے لیے گائیں ، بکریاں اور بھینسیں پالی جاتی ہیں۔ ہمارے ضِلعے میں اچھّی قِسم کے جانور پالے جاتے ہیں۔ آئیے اُن کا حال پڑھیں۔

بھینس

تصویر میں دیکھیں ، یہ کیسی خوُب صُورت بھَینس ہے! کالا رنگ ، ماتھے پر سفید داغ ، جیسے سُفید رنگ کا پھُول ہو۔ اِس کے سِینگ اندر کو مُڑے ہُوئے ہیں۔ لمبی اور پَتلی زمین تک لٹکی ہُوئی سفید دُم ہے۔ اِس قِسم کی بھینسیں ہمارے ضِلعے میں عام مِلتی ہیں ، البتّہ تمام کالے رنگ کی نہیں ہوتیں۔ اِن میں سے بعض بھُورے رنگ کی ہیں ، اِن کو پیار سے ہم بھُوری کہتے ہیں۔ یہ نِیلی راوی نسل کی بھینسیں ہیں اور خوُب دُودھ دیتی ہیں۔

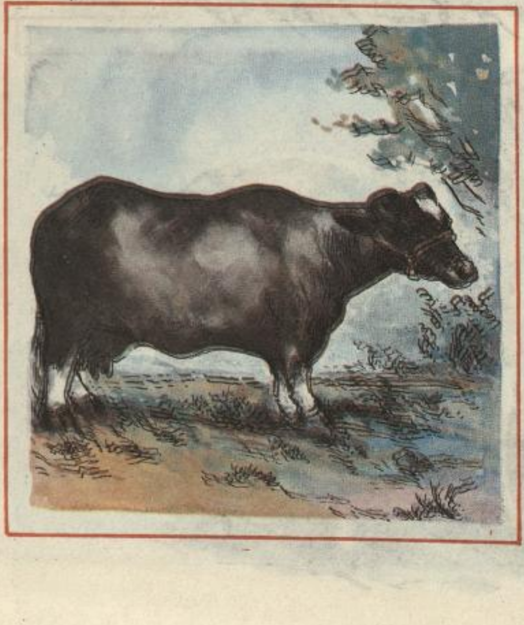

گائے اور بَیل

گائے صاف سُتھرا جانور ہے۔ جہاں گندگی ہو، وہاں بیٹھنا پسند نہیں کرتی۔ ہمارے ضِلعے میں دُودھ دینے والی گائیوں کا اصلی وطن ضِلع ساہیوال ہے۔ اِسی لیے انھیں ساہیوال نسل کی گائیں کہتے ہیں۔ ساہیوال گائے زیادہ دُودھ دینے کی وجہ سے مشہُور ہے۔ ساہیوال گائے کی جِلد نَرم اور ملائم ہوتی ہے۔ اِس کا رنگ عام طور پر بھُورا ہوتا ہے، لیکن ساتھ ساتھ رنگ میں سُرخی بھی پائی جاتی ہے۔

ساہیوال نَسل کے بَیل بھاری بھَرکم ہوتے ہیں۔ گردن کے پیچھے ایک بھاری سا کوہان ہوتا ہے۔ گردن کے نیچے بھَاری اور پھَیلی ہُوئی جھالر بہُت خوُب صوُرت لگتی ہے۔

گھوڑا

گھوڑا بہُت ہمّت والا جانور ہے۔ ضِلعے میں جہاں بھی جائیں، گھوڑا ضرور نظر آئے گا۔ شہر والے اور گاؤں والے اِس سے یکساں

فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ سبز چارا مِلے یا خُشک، یہ خُوشی خُوشی کھا لیتا ہے۔

بکریاں

بکری ایک شریر جانور ہے۔ ہر طرف مُنہ مارتی پھرتی ہے۔ پودوں کی تو یہ دُشمن ہے۔ اِس کا گوشت بہُت لذیذ ہوتا ہے۔ اچھّی نسل کی بکری روزانہ دو تین لٹر دُودھ بھی دیتی ہے۔ ہمارے ضِلعے میں بتیل نسل کی سیاہ اور سفید دھبّوں والی بکریاں عام ہیں۔ اِن کی بڑی رکھوالی کرنی چاہیئے تاکہ یہ چھوٹے چھوٹے پودے نہ کھائیں اور ہمارے پودے لگانے کی محنت ضائع نہ ہو۔

سوالات

1 - پالتو جانور کِسے کہتے ہیں ؟

2 - ہمارے ضِلعے میں کون کون سے جانور پالے جاتے ہیں ؟

3 - ہمارے ضِلعے میں کِتنی نسل کی گائے پائی جاتی ہیں ؟

کارخانے اور دستکاریاں

ہم پڑھ چکے ہیں کہ اسلم کے ابّا ایک کارخانے میں کام کرتے ہیں۔ ہمارے ضِلعے میں اور بھی بہُت سے کارخانے ہیں، جن میں بہُت سے لوگ کام کرتے ہیں اور ہماری سہُولت کے لیے بہُت سی چیزیں بناتے ہیں۔ چیزیں جتنی زیادہ بنیں گی، لین دین اُتنا ہی زیادہ ہوگا اور میل مِلاپ بڑھے گا۔ ہمارے پاس زیادہ پیسے ہوں گے تو ہم اچھے مکان بنائیں گے اچھّے کپڑے پہنیں گے، اچھّے سکُول بنائیں گے اور اچھّی تعلیم حاصِل کریں گے۔

آئیے! آج ضِلع لاہور کے کچُھ کارخانوں کی سیَر کریں۔

ریلوے وَرک شاپ

لاہور کا ریلوے سٹیشن پاکستان میں سب سے بڑا سٹیشن ہے۔ یہاں ہر وقت مُسافر گاڑیاں اور مال گاڑیاں آتی جاتی رہتی ہیں۔ اِن گاڑیوں میں بے شُمار ڈبّے لگے ہوتے ہیں۔

اِن گاڑیوں کو بنانے اور مُرمّت کرنے کے لیے ایک بُہت بڑی وَرک شاپ ہے، اِسے کیرج شاپ کہتے ہیں۔ یہ مُغل پُورہ کے علاقے میں واقع ہے۔ اِس وَرک شاپ میں قریبًا ایک لاکھ آدمی دِن رات کام کرتے ہیں۔ اِس کے قریب ہی اِنجنوں کی دیکھ بھال کے لیے ایک دوسری وَرک شاپ ہے جِسے لوکو شاپ کہتے ہیں۔

لوہے کا سامان بنانے کے کارخانے

لاہور سے قصور ریل گاڑی پر جائیں تو کوٹ لکھپت کا سٹیشن آتا ہے۔ اِس سٹیشن کے دونوں طرف کارخانے ہی کارخانے نظر آتے ہیں۔ اِن میں ایک پیکو کا کارخانہ ہے، جو لوہے کے کام کا سَب سے بڑا کارخانہ ہے۔ اِس کارخانے میں بجلی اور ڈیزل سے چلنے والی موٹریں بنائی جاتی ہیں۔ اِن موٹروں سے ٹیوب ویل اور ہر قِسم کی مشینیں چلتی ہیں۔ اِس کارخانے میں لوہے کی بُہت سی مشینیں بھی بنتی ہیں۔ اِس فیکٹری میں اَب سائیکلیں بھی بَنائی جاتی ہیں۔ یہاں تیّار ہونے والی سائیکلوں

کا نام پیکو سائیکل ہے۔ یہ سائیکلیں پاکستان کے ہر حِصّے میں بھیجی جاتی ہیں۔

پیکو کے کارخانے کے سامنے اِتّفاق فونڈری اور حسین انجنیئرنگ وَرکس ہیں۔ یہ کارخانے بھی بجلی کی موٹریں اور لوہے کی مشینیں تیّار کرتے ہیں۔ ساتھ ہی پیل کا کارخانہ ہے۔ اِس کارخانے میں بجلی کے ٹرانسفارمر اور بجلی کی دُوسری چیزیں تیّار ہوتی ہیں۔

کاغذ کا کارخانہ

لاہور سے قصُور جانے والی سڑک کے کنارے پیکیجز کا کارخانہ ہے۔ اِس میں آپ کی کاپیوں کے لیے کاغذ تیّار ہوتا ہے۔ گتّے کے ہر قِسم کے ڈبّے بنتے ہیں، جن میں بسکٹ، کپڑے دھونے والا پوڈر اور اِس قِسم کی دُوسری بے شمار چیزیں بند کر کے بازاروں میں بیچی جاتی ہیں۔

مِلک پلانٹ

پیکیجز کے کارخانے سے ذرا آگے لاہور چھاؤنی کی طرف جائیں، تو لاہور مِلک پلانٹ ہے۔ اِس کارخانے میں دُودھ کو صاف کر کے تھیلوں میں بند کرتے ہیں اور شہر میں لے جا کر بیچتے ہیں۔

چھاپہ خانے

لاہور سے بہُت سے اخبارات کتابیں اور رسالے شائع ہوتے ہیں۔ اِن کو چھاپنے کے لیے جا بجا چھاپہ خانے

موجود ہیں، اِسی لیے لاہور کو چھاپہ خانوں کا شہر بھی کہتے ہیں۔

سائیکل اور پنکھے بنانے کے کارخانے

دریائے راوی کے پار شاہدرہ میں جائیں تو بجلی کے پنکھوں کا ایک بہُت بڑا کارخانہ ہے۔ اِس کارخانے میں ہر قِسم کے پنکھے بنتے ہیں۔ یہاں تیار ہونے والے پنکھوں کا نام نیشنل پنکھے ہے۔ اِس کے علاوہ یہاں پنکھوں کے کئی اور چھوٹے بڑے کارخانے ہیں، جن میں بہُت اچھے پنکھے بنتے ہیں۔

شاہدرہ میں سائیکلیں بنانے کا بھی ایک کارخانہ ہے۔ اِس میں جو سائیکلیں بنتی ہیں، اُن پر رُستم یا سہراب لکھا ہوتا ہے۔ اِس فیکٹری کا نام رستم سہراب سائیکل وَرکس ہے۔ سائیکل بنانے کے اور بھی کارخانے ہیں۔

لاہور میں گندم پیسنے کے کارخانے باغبان پورہ اور شاہدرہ میں دِن رات کام کرتے ہیں۔

گھریلو دستکاریاں

لاہور میں چھوٹے چھوٹے کارخانوں میں بجلی کا بہُت عمُدہ سامان بنتا ہے۔ عورتیں گھروں میں کڑھائی کا کام کرتی ہیں۔ کئی جگہوں پہ قالین بنانے کی کھڈیاں لگی ہوئی ہیں یہاں کے بنے ہوئے قالین نہ صرف پاکستان میں بکتے ہیں۔ بلکہ

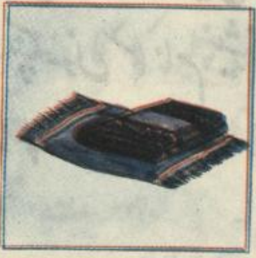

باہر کے مُلک بھی اِنھیں شوق سے منگواتے ہیں۔
حکومت نے بھی مختلف شہروں میں گھریلو دستکاری کے مرکز کھول رکھے ہیں، جہاں پر سِلائی کڑھائی اور قالین بافی کا کام سِکھایا جاتا ہے۔

سوالات

1۔ ہمارے ضِلعے میں کون کون سے کارخانے پائے جاتے ہیں ؟
2۔ ہمارے ضلعے میں کون کون سی دستکاریاں پائی جاتی ہیں ؟
3 خالی جگہ پُر کریں :
(i)۔ لاہور کا ریلوے سٹیشن پاکستان میں ـــــــ سے بڑا اسٹیشن ہے۔
(ii)۔ یہاں تیار ہونے والی سائیکلوں کے نام ـــــــ ہیں۔

ذرائعِ آمدورفت

اگر ہمیں ایک جگہ سے دُوسری جگہ جانا ہو تو تانگے، رکشے، گڈّے، بس، کار، ریل یا ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہیں۔ ہمارے ضِلعے میں سفر کی سہُولتیں عام ہیں۔ آئیے اپنے ضِلعے کی سڑکوں اور ریلوں کا حال پڑھیں۔

سڑکیں

ہمارے ضِلعے میں پکّی سڑکوں کا جال بِچھا ہُوا ہے۔ پکّی سڑک بجری، پتھر اور تارکول سے بنائی جاتی ہے یہ صاف اور سخت ہوتی ہے۔ اِس پر تیز رفتار گاڑیاں چلتی ہیں، جیسے کار، بس، ٹرک وغیرہ

لاہور کا بس اڈّا بہُت بڑا ہے۔ یہاں ہر وقت بسیں آتی جاتی رہتی ہیں۔ لاہور سے بڑی سڑک دریائے راوی کے پار شاہدرہ سے ہوتی ہوئی گوجرانوالا کو جاتی ہے۔ دُوسری سڑک شاہدرہ سے شیخوپُورہ اور تیسری سڑک شرقپُور کو جاتی ہے۔ لاہور سے ایک بڑی سڑک واہگہ تک جاتی ہے اور وہاں سے بھارت کو چلی جاتی ہے۔ لاہور سے ایک سڑک جنُوب کو جاتی ہے۔ اِسے ملتان روڈ کہتے ہیں۔ اِس کے راستے میں

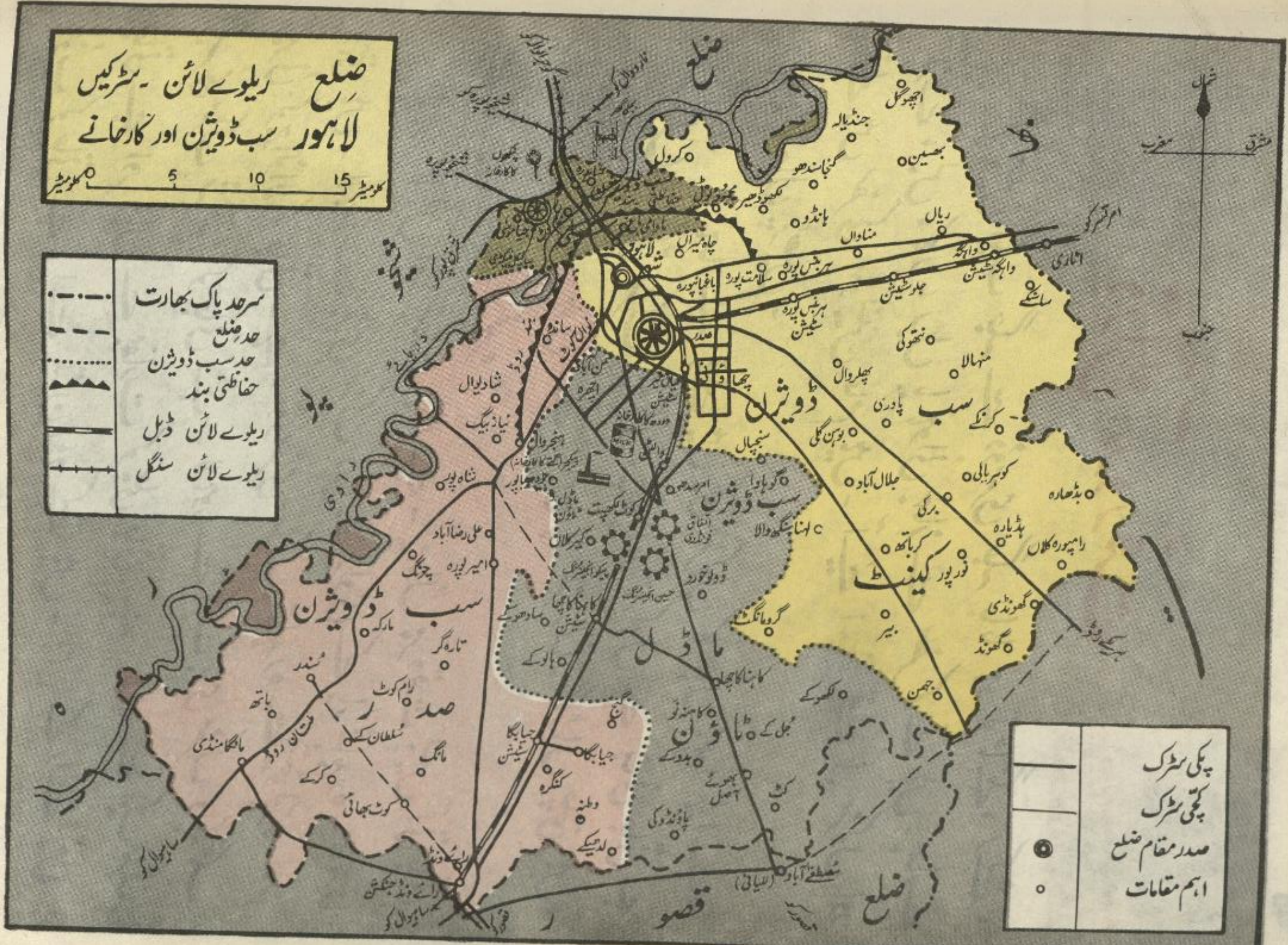
ضلع لاہور
ریلوے لائن - سڑکیں سب ڈویژن اور کارخانے
کلومیٹر 0 5 10 15 کلومیٹر
سرحد پاک بھارت
حد ضلع
حد سب ڈویژن
حفاظتی بند
ریلوے لائن ڈبل
ریلوے لائن سنگل
پکی سڑک
کچی سڑک
صدر مقام ضلع
اہم مقامات
شمال
جنوب
مشرق
مغرب
سب ڈویژن کینٹ
سب ڈویژن صدر
سب ڈویژن ماڈل ٹاؤن
ضلع قصور
ضلع شیخوپورہ

چُوہنگ اور مانگا منڈی کے قصبے آتے ہیں۔ مانگا منڈی سے ایک سڑک رائے وِنڈ کو جاتی ہے۔ لاہور سے ایک سڑک بَرکی ہوتی ہوئی ہڈیارہ تک جاتی ہے۔ اِس کے آگے بھارت کی سَرحد ہے۔اِس سڑک پر برکی کے قریب وُہ جگہ ہے، جہاں میجر عزیز بھٹّی نشانِ حیدر 1965ء کی جنگ میں شہید ہُوئے تھے۔

لاہور شہر کے مختلف حِصّے کھُلی اور کُشادہ سڑکوں سے آپس میں مِلے ہوئے ہیں۔

ریل گاڑی

ریل گاڑی لوہے کی پٹڑیوں پر چلتی ہے۔ اِنھیں ریلوے لائن کہتے ہیں۔ ریل گاڑی ہر جگہ نہیں ٹھہرتی۔ اِس کے ٹھہرنے کے لیے خاص جگہ بنی ہوتی ہے، جیسے ریلوے سٹیشن

کہتے ہیں۔

لاہور کا ریلوے سٹیشن بہُت بڑا ہے۔ یہاں ہر وقت گاڑیاں آتی جاتی رہتی ہیں۔ جہاں سے کئی جگہوں کو گاڑیاں جائیں اسے ریلوے جنکشن کہتے ہیں۔ لاہور، پاکستان کا سَب سے بڑا ریلوے جنکشن ہے۔

لاہور کے سٹیشن سے ایک ریلوے لائن جنوب کی طرف جاتی ہے پہلا سٹیشن لاہور چھاؤنی ہے۔ اِس سٹیشن کے قریب فوجی چھاؤنی ہے۔ اِس کے بعد والٹن ہے، جہاں ریلوے ٹریننگ سکول ہے۔ اِس سکول میں ریلوے کے بعض مُلازمین کو تربیّت دی جاتی ہے۔ والٹن سے آگے کوٹ لکھپت ہے، جہاں بہُت سے کارخانے ہیں۔

کوٹ لکھپت سے آگے کاہنا کاچھا، رِجیا لگّا اور رائے وِنڈ جنکشن آتا ہے۔ رائے وِنڈ سے ایک لائن قصُور کو جاتی ہے اور دُوسری مین لائن ہے جو لاہور سے کراچی کو جاتی ہے۔ اِسی لیے رائے وِنڈ کا سٹیشن جنکشن ہے۔ لاہور سے ایک لائن شمال مغرب کی طرف جاتی ہے۔ اس پر ہمارے ضِلعے کا آخری سٹیشن شاہدرہ ہے۔ لاہور سے ایک اور لائن مشرق کی طرف بھارت کی سَرحد تک جاتی ہے۔ اِس پر جلّو کا سٹیشن واقِع ہے۔

جو گاڑی تیز چلتی ہے، اُسے ایکسپریس کہتے ہیں۔ یہ چھوٹے سٹیشنوں

پر نہیں رُکتی۔ سُست چلنے والی اور ہر سٹیشن پر رُکنے والی گاڑی پسنجر گاڑی کہلاتی ہے۔ جس گاڑی میں مال لادا جاتا ہے، اُسے مال گاڑی کہتے ہیں۔

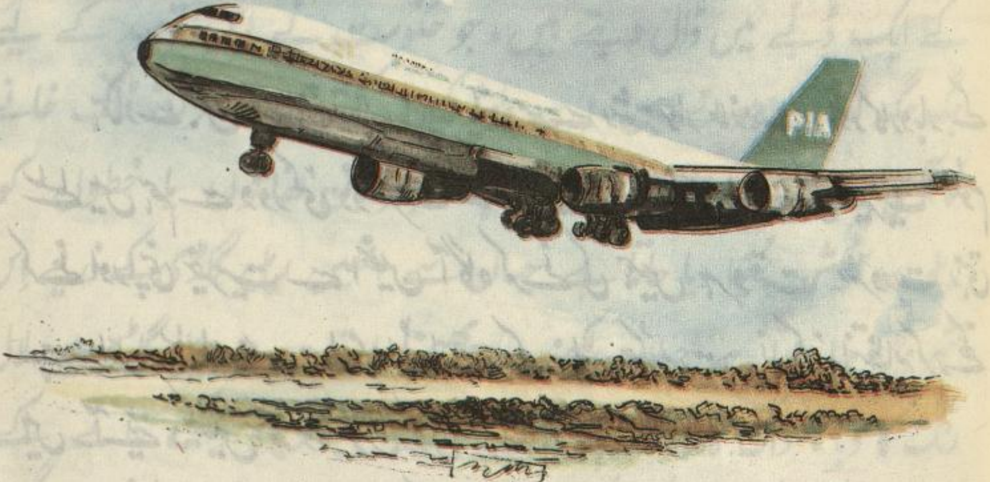

ہَوائی راستہ

اگر بہُت جلد سفر کرنا ہو تو ہَوائی جہاز سے سفر کرتے ہیں۔ ہوائی جہاز کے ذریعے دِنوں کا سفر گھنٹوں میں طَے ہو جاتا ہے۔ ہوائی جَہاز ہر جگہ نہیں اُتر سکتا۔ اِس کے اُترنے کے لیے خاص جگہ بنی ہوتی ہے۔ اسے ہَوائی اڈّا کہتے ہیں۔ لاہور میں بھی ایک ہَوائی اڈّا ہے۔

سوالات

1۔ ہمارے ضِلعے میں کون کون سے ذرائع آمدو رَفت ہیں ؟

2 اپنے ضِلعے کی سڑکوں پر مختصر نوٹ لکھیں ؟

خبریں پُہنچانے کے وَسائل

ہمارے بہن ، بھائی ، ماں باپ یا دوسرے رشتہ دار ملازمت اور کاروبار کے سلسلے میں ہم سے دُور کئی دُوسرے علاقوں میں رہتے ہیں۔اِن کی خیریت مَعلُوم کرنے اور اپنی خیریت سے انھیں آگاہ کرنے کی ہمیں ہر وقت ضرُورت رہتی ہے۔اِس سلسلے میں ہماری سُہولت کے لیے حکُومت نے کئی انتظام کر رکھّے ہیں۔آئیے دیکھیں کہِ وُہ کون کون سے ہیں:۔

ڈاک

ہم خط یا لفافے کے ذریعے اپنی بات ایک جگہ سے دُوسری جگہ پُہنچا سکتے ہیں۔یہ کام ڈاک کا محکمہ کرتا ہے۔ڈاک کا کام

چلانے کے لیے حکُومت نے جگہ جگہ ڈاک خانے کھول رکھّے ہیں۔ ہم خط لِکھ کر لفافے میں رکھ دیتے ہیں اور لفافے پر پتا لِکھ کر اسے سُرخ رنگ کے ایک ڈبّے میں ڈال دیتے ہیں، جو حکُومت نے اس مقصد کے لیے جگہ جگہ لگائے ہوئے ہیں۔ اِسے لیٹر بکس کہتے ہیں۔ ہر روز ڈاک خانے کا آدمی اِسے کھول کر خط نکال لیتا ہے۔ پھر ان لفافوں یا خطوں کو ریلوے سٹیشن پُہنچا دیا جاتا ہے جہاں سے انھیں ریل گاڑی کے ذریعے اِس شہر بھیج دیا جاتا ہے جہاں لکھنے والا بھیجنا چاہتا ہے۔ ریل گاڑی میں لال رنگ کا ڈبا، ڈاک کا ہوتا ہے۔ اِس ڈبّے میں موجود ڈاک خانے کے آدمی ہر سٹیشن پر وہاں کی ڈاک دے دیتے ہیں اور وہاں سے دُوسری جگھوں کی ڈاک لے لیتے ہیں۔

جہاں ریل گاڑی نہیں جاتی، وہاں ڈاک بسوں سے بھیجی جاتی ہے۔ جہاں بس بھی نہیں جاتی، وہاں آدمی ڈاک لے کر جاتا ہے جسے ہرکارہ کہتے ہیں۔

ڈاکیا گھر گھر جاتا ہے اور ڈاک تقسیم کرتا ہے۔ خطوں کے علاوہ ڈاک خانے سے روپے بھی ایک جگہ سے دُوسری جگہ بھیجے جا سکتے ہیں۔ اِسے منی آرڈر کہتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی پیکٹوں میں بند کر کے ڈاک سے بھیجی جا سکتی ہیں۔ اِن پیکٹوں کو پارسل کہتے ہیں۔

تار | اگر کوئی پیغام جلدی بھیجنا ہو تو تار کے ذریعے بھی بھیجا جا سکتا ہے۔

تار گھر بھی ڈاک خانے کی طرح کا دفتر ہوتا ہے۔ تار گھر میں تار فارم پڑے ہوتے ہیں۔ اِن میں سے ایک فارم پر اُس شخص کا پتا جس کو تار بھیجنا ہے اور اپنا نام اور پیغام لکھ کر اگر دفتر کے بابو کو دے دیں تو وُہ تار کے لفظ گِن کر پیسے لے لے گا اور بعد میں ایک مشین کے ذریعے پیغام اُس جگہ پہنچا دے گا، جہاں ہم چاہتے ہیں۔

ٹیلی فون ٹیلی فون ایک ایسا آلہ ہے جس کی مدد سے ایک جگہ کا آدمی دُوسری جگہ کے آدمی سے بات چیت کر سکتا ہے۔

ٹیلی فون کا ایک حِصّہ کان کے ساتھ لگاتے ہیں جس میں سے دُوسری طرف سے بولنے والے کی آواز سُنائی دیتی ہے۔ دُوسرا حِصّہ مُنہ کے قریب رکھتے ہیں جہاں سے ہماری آواز دُوسرے تک جاتی ہے۔

ریڈیو ریڈیو ایک ایسا آلہ ہے جس کے ذریعے ہم مُلکی و غیر مُلکی خبریں اور دیگر پروگرام سُن سکتے ہیں۔ جس جگہ یہ پروگرام نشر

کیے جاتے ہیں ، اسے ریڈیو سٹیشن کہتے ہیں۔ ضلع لاہور کا ریڈیو سٹیشن لاہور شہر میں ہے۔ وہاں ایک کمرہ ہے۔ اس کمرے میں جو کچھ بولا جائے بجلی کے ذریعے ہوا میں پھیل جاتا ہے، اِسے لہر کہتے ہیں۔

جب ہم اپنا ریڈیو کھولتے ہیں تو یہ لہریں ہمارے ریڈیو میں داخل ہو جاتی ہیں اور وُہی آواز سُنائی دینے لگتی ہے جو ریڈیو سٹیشن سے بولی جاتی ہے۔

ٹیلی ویژن

ریڈیو پر تو صِرف آواز ہی سُنائی دیتی ہے مگر ٹیلی ویژن ایک ایسا آلہ ہے، جس میں بولنے والے کی تصویر بھی دکھائی دیتی ہے۔

ٹیلی ویژن ایک بڑے ریڈیو کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے سامنے والے حِصّے پر شیشہ لگا ہوتا ہے۔ اسے سِکرین کہتے ہیں۔ اس سِکرین پر تصویر آتی ہے۔ ریڈیو کی طرح ٹیلی ویژن کا بھی سٹیشن ہوتا ہے۔ اس سٹیشن سے تصویر اور آواز، دونوں، لہروں کے ذریعے ٹیلی ویژن تک آتی ہیں۔

جَب ہم اپنا ٹیلی ویژن کھولتے ہیں تو آواز سُنتے ہیں اور تصویر بھی دیکھتے ہیں۔ ہمارے ضِلعے میں ٹیلی ویژن سٹیشن، لاہور شہر میں ہے۔ یہ 1964ء میں قائم کیا گیا تھا۔

سوالات

مختصر جواب دیں۔

(i) -خط ہم تک کیسے پہنچتا ہے ؟

(ii) - منی آرڈر کیا ہوتا ہے ؟

(iii) -پیغام جلدی بھیجنا ہو تو کیسے بھیجا جاتا ہے ؟

(iv) -ٹیلی فون کیا ہوتا ہے ؟

(v) -ریڈیو سٹیشن کیا ہوتا ہے ؟

(vi) -ٹیلی ویژن اور ریڈیو میں کیا فرق ہے ؟

ضلعے کا انتظام

حکومت نے عوام کی سہولت اور بہتری کے لیے ہر ضلعے میں مختلف معاملات کی نگرانی کے لیے کئی محکمے قائم کیے ہوئے ہیں۔ یہ محکمے عوام کی بہتری کے لیے کام کرتے ہیں۔ ہر محکمے کا ایک سربراہ ہوتا ہے جو اپنے محکمے کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔

ہمارے ضلعے کا صدر مقام لاہور ہے۔ اس میں ہر ضلعی محکمے کا بڑا دفتر ہے۔ وہاں ضلعے کی کچہریاں بھی ہیں۔

ڈپٹی کمشنر

لاہور کی ضلع کچہری میں اگر جائیں تو ایک دفتر پر پاکستان کا جھنڈا لہراتا نظر آتا ہے۔ یہ ڈپٹی کمشنر کا دفتر ہے۔ ڈپٹی کمشنر ضلعے کا انتظام چلاتا ہے اور ہر طرح کا امن و امان قائم رکھتا ہے۔ عام طور پر اسے ڈی۔سی کہتے ہیں۔

پولیس

ضلعے میں امن و امان قائم کرنے کے لیے پولیس کا محکمہ ڈی۔سی کی مدد کرتا ہے۔ پولیس لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کرتی ہے۔ لاہور ایک بڑا ضلع ہے۔ اس لیے اس ضلعے کی پولیس کا سب سے بڑا آفیسر ایس۔ایس۔پی کہلاتا ہے۔

ہر ضلعے میں بہُت سے تھانے ہوتے ہیں۔ ہر تھانے کا ایک حلقہ ہوتا ہے۔ تھانے کے اہل کار اپنے حلقے کے اندر رہنے والے لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کے ذمے دار ہوتے ہیں۔ جب کبھی کوئی شخص کوئی شکایت لے کر تھانے جاتا ہے، تو اِس کی شکایت کو ایک رجسٹر میں لِکھ لیا جاتا ہے۔ اِسے رپٹ دَرج کرنا کہتے ہیں۔ بعد میں اِس پر مناسب اور ضرُوری کارروائی کی جاتی ہے۔

عدالت

جب کوئی شخص کِسی دُوسرے شخص کو مالی یا جسمانی نقصان پہنچاتا ہے تو اُس کو پولیس والے پکڑ کر میجسٹریٹ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایسے شخص کو مُلزم کہا جاتا ہے۔ میجسٹریٹ پولیس والوں کی بات سُنتا ہے، مُلزم کی بات بھی سنتا ہے۔ اور پھر فیصلہ کرتا ہے کہ آیا اِس شخص کو سزا دی جائے یا نہیں۔ میجسٹریٹ کے دفتر کو عدالت کہتے ہیں۔

ضِلعے کی بڑی عدالت کو سیشن جج کی عدالت کہتے ہیں۔

کبھی کبھی زمین یا جائداد کا جھگڑا بھی ہو جاتا ہے۔ ایسے مقدموں کا فیصلہ سِوِل جج کرتے ہیں۔

عدالتوں میں کچھ لوگ کالا کوٹ پہنے نظر آتے ہیں یہ وکیل ہیں۔ یہ قانون کی خاص تعلیم حاصل کر چُکے ہیں اور اب فیصلہ کرنے میں عدالت کی مدد کرتے ہیں۔

محکمۂ تعلیم

ہمارے ضِلعے میں لڑکوں اور لڑکیوں کے سکولوں کے انتظام کے لیے علٰحدہ علٰحدہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر یا ڈی۔ای۔او مقرّر

ہیں۔ ڈی۔ ای۔ او ضلعے کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کے مسائل کے حل اور انتظام کا ذمے دار ہوتا ہے۔ ڈی۔ ای۔ او کی مدد کے لیے ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر اور اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر مقرر ہیں جو اپنے حلقے کے سکولوں کے کام کی نگرانی کرتے ہیں۔ لڑکوں کے سکولوں کے معائنے کے لیے مَرد اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر مقرّر ہیں اور لڑکیوں کے سکولوں کے لیے خواتین۔

محکمۂ صحت

لوگوں کے علاج کے لیے حکُومت نے محکمۂ صحت قائم کیا ہے۔ یہ محکمہ ہر ضلعے میں کئی ہسپتال کھولتا ہے۔ ہر ہسپتال میں ڈاکٹر ہوتے ہیں جو مریض کا معائنہ کرتے ہیں اور دوائی دیتے ہیں اگر مریض زیادہ بیمار ہو تو اسے

ہسپتال میں داخل کر لیتے ہیں اور جب تک وہ تندرست نہ ہو جائے، وہیں زیرِ علاج رہتا ہے۔

محکمۂ صحت بیماریوں کی روک تھام کا انتظام کرتا ہے۔ اِس کے لیے

صفائی کرواتا ہے، دوائیں چھڑکواتا ہے اور لوگوں کو بیماری سے بچانے کے لیے ٹیکے لگاتا ہے۔ اِن سب کاموں کا انتظام ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کرواتا ہے۔

ضِلع کونسل

ضِلعے کے دیہاتی علاقوں میں بَسنے والے لوگوں کی خدمت کے لیے ایک ضِلع کونسل ہے۔ ضِلع کونسل کا دفتر ضِلعے کے صدر مقام میں ہوتا ہے۔ ہمارے ضِلعے کی ضِلع کونسل کا دفتر لاہور شہر میں ہے۔ ضِلع کونسل صحت اور صفائی کا انتظام کرتی ہے۔

میونسپل کمیٹی

شہروں اور قصبوں میں رہنے والے لوگوں کی خدمت کے لیے میونسپل یا ٹاؤن کمیٹی ہوتی ہے۔ ضِلع لاہور کو چار تحصیلوں یا سب ڈویژنوں میں تقسیم کیا گیا ہے، کینٹ سب ڈویژن، صدر سَب ڈویژن، ماڈل ٹاؤن سَب ڈویژن اور سِٹی سَب ڈویژن۔

ہمارے ضِلعے میں سَب سے بڑی میونسپلٹی لاہور شہر میں ہے۔ اُسے لاہور میُونسپل کارپوریشن کہتے ہیں۔

سوالات

درج ذیل سوالات کا جوابات 'ہاں' یا 'نہیں' میں دیں۔

1۔ ہمارے ضِلعے کا صدر مقام لاہور ہے ؟

2 ضِلعے کا انتظام ڈپٹی کمشنر چلاتا ہے ؟

3 پولیس لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرتی ہے ؟

رفاہی ادارے

حکُومت نے لوگوں کو سہُولتیں پہُنچانے کے لیے کئی ادارے کھول رکھّے ہیں۔ آئیے اِن میں سے کچُھ کا حال پڑھیں۔

سکول

عامر تیسری جماعت میں پڑھتا ہے۔ اس کے سکول کا نام گورنمنٹ پرائمری سکول ہے۔ وہاں بچّے پانچویں جماعت تک پڑھتے ہیں۔ پانچویں جماعت پاس کر لینے کے بعد بچّے ہائی سکول میں داخل ہو جاتے ہیں۔ عامر کے اَبّا جان کہتے تھے کہ جب عامر پانچویں

جماعت پاس کرلے گا تو اسے گورنمنٹ ہائی سکول میں داخل کرادیں گے عامر کی خالہ ایک قصبے میں رہتی ہیں۔ وہاں ہائی سکول نہیں، مڈل سکول ہے۔ مڈل سکول میں بچّے آٹھویں جماعت تک پڑھتے ہیں۔ جب عامر

کے خالہ زاد بھائی احسن نے گورنمنٹ ہائی سکُول لاہور میں داخلہ لے لیا تو وُہ عامر کے گھر رہنے لگا۔ یہ اس کی خالہ کا گھر ہے۔

احسن کا سکُول بہُت خوُب صُورت ہے۔ اس میں بہُت سے کمرے اور بہُت سے اُستاد ہیں۔ کھیل کا ایک میدان بھی ہے۔ احسن کبھی کبھی عامر کو اپنے ساتھ سکُول لے جاتا ہے، کبھی ڈراما دکھانے کے لیے اور کبھی میچ دکھانے کے لیے۔

ساجد، عامر کا ہم جماعت ہے اور اس کا دوست بھی۔ ساجد کی باجی گورنمنٹ گرلز ہائی سکُول میں پڑھتی ہے۔ اِس سکُول میں چھٹی سے دسوِیں جماعت تک صرف لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ ساجد کی چھوٹی بہن ثمینہ جب پانچ سال کی ہوگئی تو ساجد اور اس کے ابّا اسے قریبی گورنمنٹ گرلز پرائمری سکُول میں داخل کروا آئے۔ وہاں ثمینہ جیسی چھوٹی لڑکیاں پانچویں جماعت تک پڑھتی ہیں۔ ثمینہ شوق سے سکُول جاتی ہے۔ ضِلع میں قریباً ہر محلّے اور ہر قصبے میں لڑکوں اور لڑکیوں کے سکُول ہیں۔

کالج

عامر کے بڑے بھائی جان نے پچھلے سال دسویں کا امتحان اوّل درجے میں پاس کرلیا تھا۔ اب وُہ گورنمنٹ کالج میں پڑھتے ہیں۔ عامر ایک دن ان کے ساتھ ان کے کالج بھی گیا تھا۔ کالج تو ہائی سکُول سے بھی بڑا ہوتا ہے۔ وہاں لڑکے ایف۔ اے اور بی۔ اے کی تعلیم

پاتے ہیں۔ بعض کالجوں میں ایم۔اے کی تعلیم بھی دی جاتی ہے لاہور کی پنجاب یونیورسٹی اور انجنیئرنگ یونیورسٹی بہت مشہور ہیں۔ یہاں تین میڈیکل کالج ہیں۔ دانتوں کے علاج کی تعلیم کے لیے بھی ایک کالج ہے۔

ہسپتال

عامر باقاعدگی سے سکول جاتا ہے لیکن پچھلے مہینے اس کو بخار آنے لگا، اس لیے وہ کئی دن سکول نہ جاسکا اور اسے چھٹّی لینا پڑی۔ عامر کے ابّا علاج کی غرض سے اسے ہسپتال لے گئے۔ وہاں بہت سے مریض اور ڈاکٹر تھے۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے عامر کو بھی ایک آلہ لگا کر اچھّی طرح دیکھا اور پرچی پر دوا لکھ دی۔ ساتھ والے کمرے میں دوائیں تھیں۔ عامر کے ابّا جان نے پرچی وہاں جاکر دکھائی اور وہاں سے عامر کے لیے کچھ گولیاں اور پینے کی دَوا مل گئی۔ عامر حیران تھا کہ کسی نے بھی ان سے دَوا کے پیسے نہیں مانگے۔

عامر کے ابّا جان نے بتایا کہ حکومت کی طرف سے کھولے گئے ہسپتالوں میں بیماروں کا علاج مُفت ہوتا ہے۔ ان میں ماہر ڈاکٹر ہوتے ہیں اور ایکسرے لینے و آپریشن کرنے کا انتظام بھی ہوتا ہے۔ عامر کے ابّا جان نے یہ بھی بتایا کہ ہمارے ضلعے میں کئی اور بھی ہسپتال ہیں، جن میں مختلف بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ اِس کے علاوہ کئی ایک ڈسپنسریاں بھی قائم ہیں۔ اِن ڈسپنسریوں میں معمولی بیماریوں کا علاج تو ہو جاتا ہے،

لیکن جو لوگ زیادہ بیمار ہو جائیں ، انھیں شہر کے بڑے ہسپتال میں لے جانا پڑتا ہے ۔

حیوانات کے ہسپتال

ایک دن ساجد کی مُرغی بیمار ہوگئی۔ اس نے نہ تو اَنڈا دیا ، نہ دانہ کھایا اور سُست سی بیٹھی تھی ۔ عامر نے ساجد سے کہا ، آؤ تمھاری مرغی کو ہسپتال لے چلیں اور اُنھیں ڈاکٹر صاحب سے دَوا لے آئیں ، جنھوں نے مجھے دوا دی تھی ۔ عامر کے ابّا جان نے سُنا تو وہ ہنس پڑے ۔

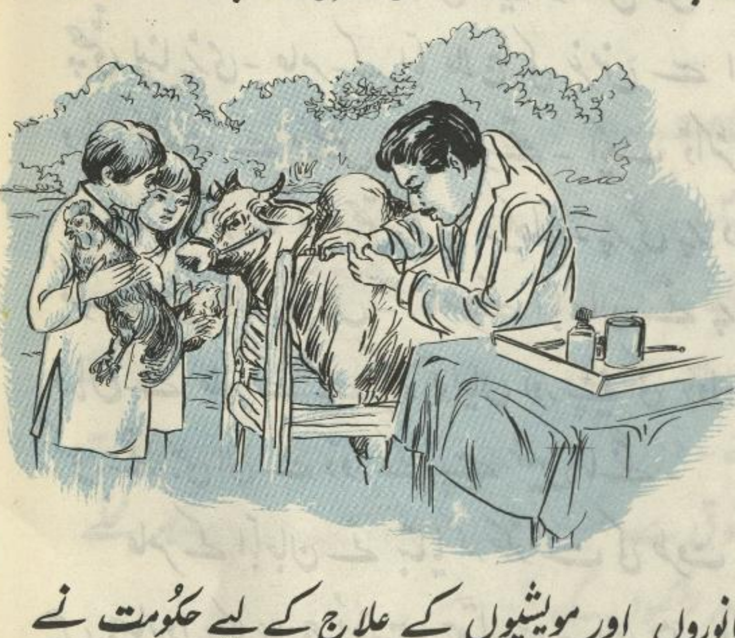

عامر کے ابّا جان نے بچّوں کو بتایا کہ جانوروں اور مویشیوں کے علاج کے لیے حکومت نے الگ ہسپتال بنائے ہیں ، جنھیں حیوانات کے ہسپتال کہتے ہیں ۔ پھر عامر کے اباجان ، عامر ، ساجد اور اس کی مُرغی کو اپنے ساتھ حیوانات کے ہسپتال لے گئے ۔ وہاں ڈاکٹر صاحب صِرف جانوروں اور مُویشیوں کا علاج کر رہے تھے ۔ لوگ اپنی گائیں ، بھینسیں ، گھوڑے اور مُرغیاں وغیرہ لے کر آئے ہوئے

تھے ۔ ڈاکٹر صاحب نے ساجد کی مُرغی کا مُعائنہ کر کے اسے ٹیکہ لگایا اور کچھ دوا اِسے کِھلانے کے لیے دے دی۔ ساجد کی مُرغی دو تین روز ہی میں ٹھیک ہوگئی ۔

کوآپریٹو بینک

عام بینکوں کے بارے میں تو ہم پڑھ چُکے ہیں۔ ان کے علاوہ چند بینک ایسے بھی ہیں جنھیں لوگ مِل جُل کر چلاتے ہیں ۔ ایسے بینکوں کو کوآپریٹو بینک کہتے ہیں۔ یہ بینک ضرورت مند کسانوں کو بیج خریدنے ، مکان بنانے اور مِل جُل کر ٹریکٹر خریدنے کے لیے آسان شرطوں پر قرضے دیتے ہیں۔ یہ بینک گھریلو دستکاریاں لگانے والوں کو بھی قرضہ دیتے ہیں ۔

سوالات

خالی جگہ پُر کریں۔

(i)- ـــــــ سکول میں ـــــــ جماعت تک بچّے پڑھتے ہیں ۔

(ii)- ہائی سکول میں ـــــــ تک بچّے پڑھتے ہیں۔

(iii)- کالج ـــــــ سے بڑا ہوتا ہے ۔

(iv)- جانوروں اور مویشیوں کے علاج کے لیے ـــــــ بنائے گئے ہیں۔

حضرت آدم عَلَیہِ السَّلَام

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان انسان کی خاطر بنائے۔ حضرت آدمؑ کو پیدا کیا۔ آپؑ کو علم سکھایا اور آپؑ کو اتنی عزّت دی کہ فرشتوں سے سجدہ کروایا۔ ابلیس نے ایسا نہ کیا اور ہمیشہ کے لیے شیطان کہلایا۔

حضرت آدمؑ کی خاطر اللہ تعالیٰ نے حضرت حوّا کو پیدا کیا۔ وُہ بھی حضرت آدمؑ کے ساتھ جنّت میں رہنے لگیں۔ کچھ عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُنھیں زمین پر بھیج دیا۔ فرمایا کہ تُمھارے لیے وہاں رہنے کی جگہ ہے اور زندگی کا سامان ہے۔ شیطان کا خیال رکھنا، وہ تُمھارا دشمن ہے۔

حضرت آدمؑ اور امّاں حوّا زمین پر آئے اور اُنھوں نے اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے علم کے مطابق زمین کو آباد کیا۔

حضرت آدمؑ نے لمبی عُمر پائی اور آپؑ کی بُہت اولاد ہوئی۔ آپؑ نے اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے، اُسے ایک ماننے اور نیک کام کرنے کا حُکم دیا۔ آپؑ دُنیا میں اللہ کے پہلے نبی ہیں۔

سوالات

مختصر جواب دیں :-

1 - اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کس کی خاطر بنائے ؟

2 - حضرت آدمؑ نے زمین کو کیسے آباد کیا ؟

3 - حضرت آدمؑ نے اپنی اولاد کو کیا نصیحتیں کیں ؟

حضرت اِبراہیم عَلَیہِ السَّلَام

حضرت ابراہیمؑ آج سے کوئی چار ہزار سال پہلے مُلکِ عراق میں پیدا ہوئے وہاں کے لوگ بُتوں کی پُوجا کرتے تھے۔

حضرت ابراہیمؑ کا والد آزر بھی بُتوں کی پُوجا کرتا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو نبی بنایا تو سب سے پہلے آپؑ نے اپنے والد کو سمجھایا اور کہا۔ "ابّا جان! آپ ان بُتوں کی عِبادت کیوں کرتے ہیں۔ یہ نہ سُنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں اور نہ آپ کو کوئی نفع ہی پُہنچا سکتے ہیں۔" مگر آپؑ کے والد نے آپؑ کی بات نہ مانی۔

حضرت ابراہیمؑ اپنے ملک کے بادشاہ نمرُود کے پاس بھی گئے، جو خدائی کا دعوٰی کرتا تھا۔ نمرُود اپنے آپ کو لوگوں سے سجدہ کرواتا تھا۔ آپؑ نے کہا کہ تُو خدا نہیں۔ خدا وُہ ہے جو سُورج کو مشرق سے نِکالتا ہے۔ اگر تُو خدا ہے تو سُورج کو مغرب سے نِکال دے۔ بادشاہ کوئی جواب نہ دے سکا۔

آپؑ نے اپنی قوم کو بھی سمجھایا کہ خدا ایک ہے، صرف اُسی کی عبادت کرو۔ سُورج، چاند، ستارے خدا نہیں اور یہ بُت جن کی تم پُوجا کرتے ہو، کِسی کام کے نہیں۔ لیکن قوم نے آپؑ کی بات نہ مانی۔

ایک دِن آپؑ بُت خانے میں گئے اور وہاں پڑے ہوئے تمام بُتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ صِرف بڑا بُت رہنے دیا اور ایک کُلھاڑا اُس بُت کے سامنے رکھ دیا۔ جب لوگ واپس آئے تو اُنھوں نے حضرت ابراہیمؑ سے پُوچھا۔ "اے ابراہیمؑ! تم نے ہمارے بُتوں کو توڑا ہے"؟ آپؑ نے جواب دیا۔ "اِس بڑے بُت سے پُوچھیں، اگر یہ بولتا ہے۔" اس طرح حضرت ابراہیمؑ نے کافروں کو سمجھانے کی کوشِش کی کہ اگر بُت اپنی حفاظت نہیں کر سکتے تو تمھاری مَدد کیا کریں گے۔

یہ سُن کر لوگ غصّے میں آگئے اور انھوں نے حضرت ابراہیمؑ سے بدلہ لینے کا فیصلہ کیا۔ کافروں نے آپؑ کو آگ میں پھینک دیا مگر اللہ کے حُکم سے آگ ٹھنڈی ہو گئی اور آپؑ کو کوئی تکلیف نہ پہنچی۔

حضرت ابراہیمؑ اللہ کے حُکم پر اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ اور اُن کی والدہ کو مکہ چھوڑ آئے۔ جب حضرت اسماعیلؑ بڑے ہوئے تو حضرت ابراہیمؑ کو خُدا کی طرف سے حُکم مِلا کہ اپنے بیٹے کو اس کی راہ میں قُربان کر دیں۔ آپؑ فوراً اللہ کا حُکم ماننے پر تیار ہو گئے اور بیٹے سے کہا کہ مجھے ایسا حُکم مِلا ہے، تم کیا کہتے ہو؟ بیٹے نے جواب دیا کہ ابّا جان! جو حُکم مِلا ہے آپؑ اس پر عمل کریں۔ آپؑ مجھے صَبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔"

حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کو لِٹا دیا اور چھُری چَلانا شرُوع کی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کی معرفت پَیغام پُہنچایا کہ اے ابراہیمؑ! تم آزمائش میں پُورے اُترے ہو اور حُکم ماننے کا حَق ادا کردیا ہے۔ اِس فرشتے کا نام حضرت جبرائیلؑ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو آپؑ کی قربانی پَسند آئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کو بچا لیا اور جانور کی قُربانی دینے کا حُکم دیا۔ مُسلمان آپؑ کی اِس سُنّت پر عمل کرتے ہوئے ہر سال عیدالاضحیٰ کے موقع پر اپنی حیثیت کے مطابق قُربانی کرتے ہیں۔

آپؑ اللہ کے خلیل کہلاتے ہیں۔ خلیل پیارے دوست کو کہتے ہیں۔ جب آپؑ نے اللہ کی ہر بات مانی اور توحید کو لوگوں کے سامنے پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی آپؑ کو بڑی عِزّت دی اور آپؑ کو اپنا دوست بنالیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ وُہ اپنے فضل سے انھیں اور اُن کی اولاد کو اِسلام پر قائم

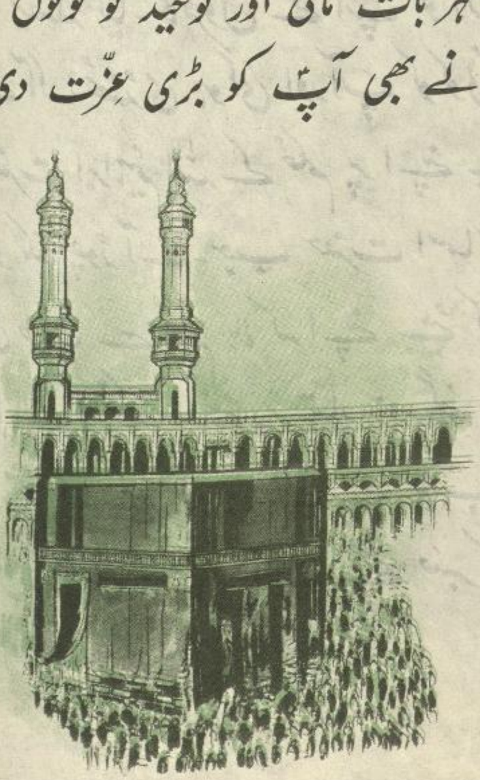

رکھے اور ان میں ایک بہُت بُلند مقامِ والا نبی پیدا کرے۔ خُدا نے آپؑ کی یہ دُعا قبوُل فرمائی اور اِسی کے نتیجے میں ہمارے پیارے رسُول صَلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم آپؑ کی نسل میں پَیدا ہوُئے۔

حضرت ابراہیمؑ ہی نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کے ساتھ مِل کر مکّہ میں اللہ کا گھر بنایا، جسے خانہ کعبہ کہتے ہیں۔ دُنیا کے تمام مسلمان اِسی کعبہ کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور وَہیں حَج کرنے جاتے ہیں۔

سوالات

مختصر جواب دیں۔

1 - حضرت ابراہیمؑ کِس ملک میں پَیدا ہوئے ؟

2 - حضرت ابراہیمؑ نے اپنے والد کو کیا سمجھایا ؟

3 - حضرت ابراہیمؑ نے نمرُود سے کیا کہا ؟

4 - حضرت ابراہیمؑ نے بُت خانے میں جا کر کیا کِیا ؟

5 - ہم ہر سال عید الاضحیٰ کیوں مناتے ہیں ؟

6 - خلیل کِسے کہتے ہیں ؟

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام

حضرت عیسیٰؑ فلسطین میں پیدا ہوئے۔ آپؑ کی والدہ حضرت مریمؑ بڑی نیک خاتون تھیں۔ آپؑ کو بنی اسرائیل کی طرف رسُول بناکر بھیجا گیا۔ بنی اسرائیل نے مذہب میں کئی بُری باتیں شامل کر رکھی تھیں۔ وُہ دُوسروں کا مال کھاتے اور ظُلم کرتے تھے۔ دُنیا کے نفع کی خاطر ہر کام کرتے مگر خدا کو خُوش کرنے کا اُنھیں خیال تک نہ تھا۔ آپؑ نے اُنھیں اللہ کا حُکم سُنایا۔ شرُوع میں چند لوگ ایمان لائے اور اکثر نے مُخالفت کی۔

حضرت عیسیٰؑ ہمیشہ کہا کرتے کہ خُدا کو ایک مانو اور سچّے دِل سے اُس کی عبادت کرو، کِسی پر ظُلم نہ کرو۔ اگر کوئی زیادتی کرے تو اُسے معاف کردو۔ ہر ایک سے محبّت کرو۔ اور کِسی کی دُکھ نہ پہنچاؤ۔

حضرت عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے حُکم سے بیماروں کو تندرُست کر دیتے، اندھوں کی آنکھیں ٹھیک کر دیتے اور مُردوں کو زندہ کر دیتے۔ جِدھر جاتے، غریب اور بیمار آپؑ کے گرد جمع ہو جاتے۔ آپؑ سَب سے پیار کرتے اور کِسی سے نفرت نہ کرتے۔ بلکہ اُن کے دُکھ دُور کرتے۔ اِس وجہ سے لوگ آپؑ کی بہُت عزّت کرتے تھے۔

دُشمنوں نے عِلاقے کے حاکم کے پاس شکایت کی کہِ یہ شخص نَیا مذہب پھیلا رہا ہے۔ اپنے جادُو کے اثر سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اور اپنے آپ کو بادشاہ کہتا ہے۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ یہ حُکومت پر قبضہ کرلے گا۔

حاکم نے یہودیوں کی بات سُنی اور سچّا سمجھ کر وُہ حضرت عیسٰیؑ کا دشمن ہوگیا۔ آپؑ کو پکڑنے کے لیے سپاہی بھیجے گئے تاکہ آپؑ کو (نعُوذ بِاللہ) قتل کرا دیا جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حاکم کی یہ خواہش پُوری نہ ہونے دی اور آپؑ کو اپنی طرف اُٹھا لیا۔

سوالات

خالی جگہ پُر کریں۔

1- حضرت عیسٰیؑ ____ میں پیدا ہوئے۔

2- آپؑ کی والدہ کا نام ____ تھا۔

3- حضرت عیسٰیؑ اللہ تعالیٰ کے حُکم سے ____ کو تندرُست کر دیتے اور ____ کی آنکھیں ٹھیک کر دیتے اور ____ کو زندہ کر دیتے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت مُحمّد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

حضرت مُحمّد صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم قریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے مکّہ مُعظمہ میں پیدا ہوئے۔

آپؐ نہایت اچھّی عادتوں کے مالِک تھے۔ ہمیشہ سچ بولتے، کِسی کے ساتھ دَھوکا نہ کرتے۔ آپؐ کی نیکی اور سچّائی کی وجہ سے مکّے کے لوگ آپؐ کو 'صادق اور امین' کہہ کر پُکارتے۔

حضرت مُحمّد صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ کی یاد کے لیے مکّے سے باہر غارِ حرا میں چلے جاتے۔ جب آپؐ کی عمر چالیس سال ہُوئی تو اِسی غار میں اللہ کا فرشتہ آیا جس نے آپؐ کو قرآن پاک کی کچھ آیتیں پڑھائیں اور بتلایا کہ آپؐ اللہ کے نبی ہیں۔

اللہ کے حُکم کے مُطابق آپؐ نے لوگوں کو ہدایت کی کہ صِرف اللہ کی

عبادت کرو۔ بتوں کی پُوجا چھوڑ دو۔ نیک کام کرو اور ایک دُوسرے پر ظُلم نہ کرو۔ ابتدا میں مکّے کے چند لوگ ایمان لائے اور آپؐ کے ساتھی بن گئے۔ اکثر لوگوں نے سخت مخالفت کی۔ کافروں نے آپؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو بہُت تنگ کیا اور ان پر بڑے ظُلم کیے مگر آپؐ نے کسی قیمت پر اپنے کام کو نہ چھوڑا۔ اِس پر کافروں نے فیصلہ کیا کہ آپؐ کو (نعُوذ باللہ) قتل کر دیا جائے۔ اللہ تعالٰی نے فرشتہ بھیج کر آپؐ کو اِس بات کی خبر دے دی اور حُکم دیا کہ مکّے سے مدینہ ہجرت کر جائیں۔

مدینے کے کچھُ لوگ ایمان لا چکے تھے۔ جب اُنھوں نے حضرت مُحمّد صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے آنے کی خبر سُنی تو وہ بہُت خُوش ہُوے۔ آپؐ نے مدینہ منوّرہ میں پہُنچ کر اللہ کی عبادت کرنے کے لیے زمین خرید کر مسجد بنائی، جسے مسجد نبوی کہتے ہیں۔ مسجد بنانے میں حضوؐر نے خُود بھی حصّہ لیا۔ آپؐ نے لوگوں کو اللہ کا پیغام سُنایا اور مدینے کے اور لوگ بھی آپؐ پر ایمان لانے لگے۔

مکّے کے کافروں نے مدینے میں بھی حضرت مُحمّد صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو آرام سے نہ بیٹھنے دیا اور مُسلمانوں پر بار بار حملے کرتے رہے۔ مگر اللہ تعالٰی نے آپؐ کو فتح دی اور کافر ذلیل ہُوے۔ ہجرت سے آٹھ سال کے بعد مکّہ فتح ہوگیا اور خانہ کعبہ جو بُتوں سے بھرا پڑا تھا صاف کر دیا گیا

ہمارے پیارے نبی حضرت مُحمّد صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

حضرت مُحمّد صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم قریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے مکّہ مُعظمہ میں پیدا ہوئے۔

آپؐ نہایت اچھّی عادتوں کے مالک تھے۔ ہمیشہ سچ بولتے، کسی کے ساتھ دھوکا نہ کرتے۔ آپؐ کی نیکی اور سچّائی کی وجہ سے مکّے کے لوگ آپؐ کو 'صادق اور امین' کہہ کر پُکارتے۔

حضرت مُحمّد صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ کی یاد کے لیے مکّے سے باہر غارِ حرا میں چلے جاتے۔ جب آپؐ کی عمر چالیس سال ہُوئی تو اِسی غار میں اللہ کا فرشتہ آیا جس نے آپؐ کو قرآن پاک کی کچھ آیتیں پڑھائیں اور تبلایا کہ آپؐ اللہ کے نبی ہیں۔

اللہ کے حُکم کے مُطابق آپؐ نے لوگوں کو ہدایت کی کہ صِرف اللہ کی

عبادت کرو۔ بتوں کی پُوجا چھوڑ دو۔ نیک کام کرو اور ایک دُوسرے پر ظُلم نہ کرو۔ ابتدا میں مکّے کے چند لوگ ایمان لائے اور آپؐ کے ساتھی بَن گئے۔ اکثر لوگوں نے سخت مخالفت کی۔ کافروں نے آپؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو بہُت تنگ کیا اور ان پر بڑے ظُلم کیے مگر آپؐ نے کِسی قیمت پر اپنے کام کو نہ چھوڑا۔ اِس پر کافروں نے فیصلہ کیا کہ آپؐ کو (نعُوذ باللہ) قتل کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتہ بھیج کر آپؐ کو اِس بات کی خبر دے دی اور حُکم دیا کہ مکّے سے مدینہ ہجرت کر جائیں۔

مدینے کے کچھُ لوگ ایمان لا چکے تھے۔ جب اُنھوں نے حضرت مُحمّد صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے آنے کی خبر سُنی تو وُہ بہُت خُوش ہُوئے۔ آپؐ نے مدینہ منوّرہ میں پہُنچ کر اللہ کی عبادت کرنے کے لیے زمین خرید کر مسجد بنائی، جسے مسجد نبوی کہتے ہیں۔ مسجد بنانے میں حضُورؐ نے خُود بھی حصّہ لیا۔ آپؐ نے لوگوں کو اللہ کا پیغام سُنایا اور مدینے کے اور لوگ بھی آپؐ پر ایمان لانے لگے۔

مکّے کے کافروں نے مدینے میں بھی حضرت مُحمّد صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو آرام سے نہ بیٹھنے دیا اور مُسلمانوں پر بار بار حملے کرتے رہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فتح دی اور کافر ذلیل ہُوئے۔ ہجرت سے آٹھ سال کے بعد مکّہ فتح ہو گیا اور خانہ کعبہ جو بُتوں سے بھرا پڑا تھا صاف کر دیا گیا

فتح مکّہ کے دن آپؐ نے اللہ تعالیٰ کا شکر اَدا کیا اور اپنے دُشمنوں کو مُعاف کردیا۔ اب دُوسرے علاقوں کے لوگ بھی ایمان لانے لگے اور اِس طرح پُورے مُلکِ عرب میں آپؐ کا پیغام روز بروز مقبُول ہوتا گیا

آپؐ جو وعدہ فرماتے، اُسے پُورا کرتے۔ آپؐ کو کسی کا ڈر نہ تھا آپؐ صِرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور مُسلمانوں کو بھی اللہ سے ڈرنے کی تعلیم دیتے۔ آپؐ کو بچّوں سے بڑی محبّت تھی۔ جب آپؐ گلی سے گُزرتے تو چھوٹے بچّے آپؐ کا دامن پکڑ لیتے۔ حضوؐر اُن سے پیار کرتے

ہمارے پیارے رسُول حضرت مُحمّد صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ہر بات ایسی تھی کہ اِس کی مِثال نہیں مِلتی۔ آپؐ اللہ کے آخری رسُولؐ ہیں آپؐ کو تمام دُنیا کے انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا۔ یہ شان کِسی اور نبی کو حاصِل نہیں۔ آپؐ نے تریسٹھ سال کی عُمر پائی۔ آپؐ کا روضۂ مُبارک مدینہ منوّرہ میں ہے۔

سوالات

مختصر جواب دیں۔

1۔ حضرت محمد صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو لوگ صادِق اور امین کیوں کہتے تھے؟

2۔ آپؐ نے نبی بننے کے بعد کیا ہدایت کی؟

3۔ مدینہ منوّرہ پہُنچ کر آپ نے کون سی مسجد بنائی؟

ہمارے ضلعے کی اہم شخصیّت

حضرت داتا گنج بخشؒ

حضرت داتا گنج بخشؒ ایک مشہور بزرگ تھے۔ اِن کا مزار لاہور میں بھاٹی دَروازے کے باہر واقع ہے۔ مزار پر ہر وقت لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ لوگ فاتحہ خوانی کرتے رہتے ہیں، قرآن پاک پڑھتے ہیں اور خدا سے دُعا مانگتے ہیں۔

آپؒ کا نام شیخ علی ہجویری تھا۔ آپؒ نے کئی مُلکوں میں پھر کر بڑے شوق سے عِلم حاصِل کِیا۔ پھر خُدا کی یاد میں مصرُوف ہو گئے۔

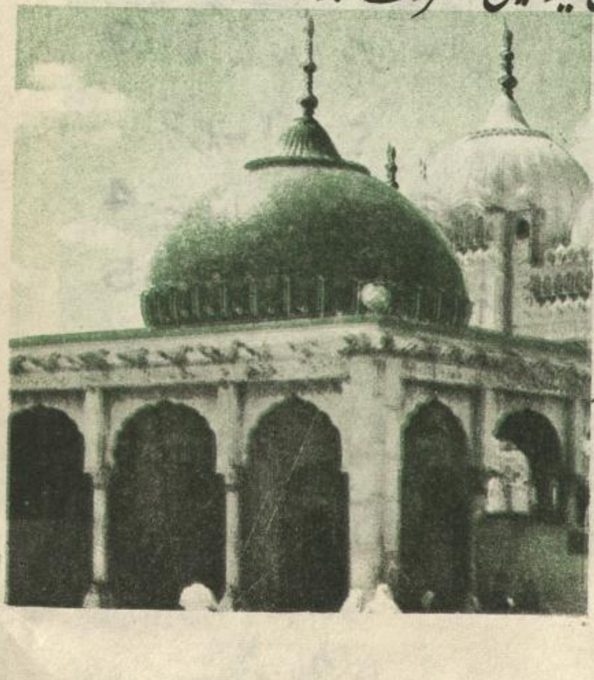

جب لاہور پر سُلطان ابراہیم کی حکومت تھی، مسلم حکومت ابھی نئی نئی تھی اور ہر طرف کُفر اور بُت پَرستی پھیلی ہوُئی تھی، حضرت داتا گنج بخشؒ لاہور تشریف لائے اور یہیں رہنے لگے۔

آپؒ ساری عمر اسلام کی تعلیم

دیتے رہے۔ اِس کام میں آپؒ کو بڑی کامیابی ہوئی۔ ہندوؤں پر آپؒ کے اخلاق کا ایسا اثر ہُوا کہ اُنھوں نے اسلام قبُول کرنا شرُوع کیا۔ آپؒ نے کئی کتابیں بھی لکھیں۔

آپؒ کے مزار پر ہر سال آپؒ کا عُرس ہوتا ہے، جس میں دُور دُور سے لوگ آکر شامل ہوتے ہیں۔ لاہور شہر سے آپؒ کا تعلّق ایسا ہے کہ لوگ اِس شہر کو پیار سے داتا کی نگری کہتے ہیں۔

سوالات

1- ہمارے ضِلعے کی اہم شخصیت کون ہیں ؟
2- داتا گنج بخشؒ کا اصل نام کیا ہے ؟
3- داتا گنج بخشؒ کِس مُسلمان بادشاہ کے دَورِ حکومت میں لاہور تشریف لائے ؟
4- ہندوؤں پر آپ کے اخلاق کا کیا اثر ہوا ؟
5- لاہور شہر کو پیار سے کِس کی نگری کہا جاتا ہے ؟

کتاب بہترین ساتھی ہے
اس سے پیار کیجئے
اسے ضائع ہونے سے بچائیے

اپیل

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ ایک قومی ادارہ ہے جو پنجاب کے طلبہ کے لیے معیاری اور سستی نصابی کُتب بروقت مہیا کرنے کے لیے کوشش کرتا ہے۔ مگر کچھ جعل ساز ناجائز منافع کے لیے بورڈ کی شائع کردہ کُتب کے جعلی ایڈیشن گھٹیا کاغذ پر ناقص طباعت کے ساتھ مارکیٹ میں فروخت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بورڈ کو مالی نقصان پہنچانے کے علاوہ اس کی بدنامی کا سبب بھی بنتے ہیں۔ طلبہ اور والدین سے توقع کی جاتی ہے کہ ایسی کُتب کی اطلاع بورڈ کو دیں، تاکہ ضروری سدباب کیا جا سکے۔ بورڈ کی نصابی کتابوں کی نشاندہی بورڈ کے اس نشانِ خصوصی سے ہوتی ہے جو ہر کتاب کے سرورق پر چھپا ہوتا ہے۔

بورڈ کی کتابوں کے علاوہ طلبہ اضافی کُتب خریدنے کے پابند نہیں ہیں۔ جماعت سوم کے لیے صرف درجِ ذیل کُتب ہی جائز ہیں۔

1 — اُردُو کی تیسری کتاب
2 — قُرآنی قاعدہ
3 — سائنس 3
4 — ریاضی
5 — معاشرتی عُلوم (مُتعلّقہ ضلع)

سیّد فضل حسین
چیئرمین
پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ
21-ای-2-گلبرگ-3-لاہور

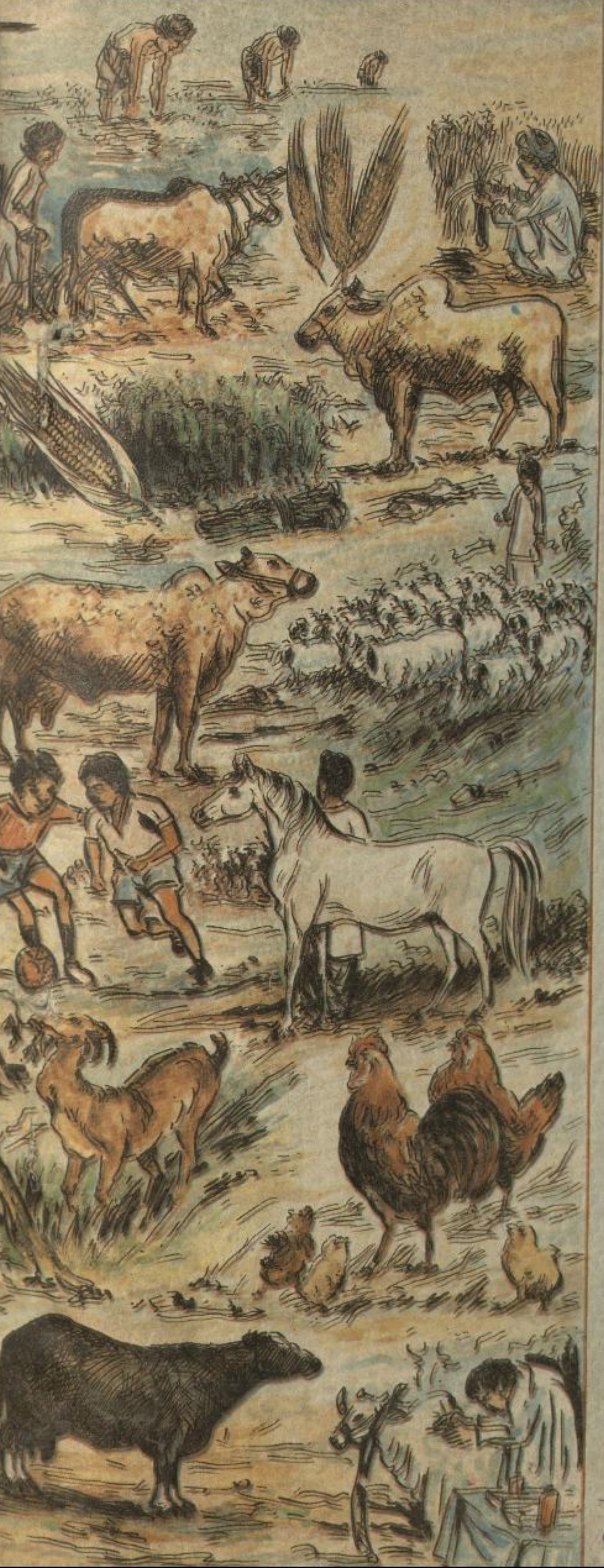

جملہ حقوق بحق پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور محفوظ ہیں

تیار کردہ : پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور
بطور سول ٹیکسٹ بک برائے مدارس ضلع لاہور
قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب کی تصحیح کردہ

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد کشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان!
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام قوّتِ اخوّتِ عوام
قوم، مُلک، سَلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ ستارہ و ہلال رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال

سیریل نمبر 27713

ایڈیشن (تجرباتی)	طباعت	تاریخ اشاعت	تعداد	قیمت
اوّل	ہشتم	جنوری ۱۹۹۱ء	۵۲۰۰۰	۷/۲۰